Title = Jazba-e-del ya maza lai Pyar

Author = Musheer Husain

بتا دیجیے - زبان کی ایک ذراسی جنبش سے فیصلہ ہی - میری تمام آیندہ زندگی
کا فیصلہ - بس ایک چھوٹی سی لفظ "ہان" پھر فیصلہ - (خاموش دیکھکر) زیادہ
کچھ کہنے کو مین نہین کہتا - بس ایک "وہ ہان" - (حسرت سے دیکھکر) نہ کہیے گا؟
نہ کہیے گا؟ -

حسینہ اس گفتگو کو خاموشی سے سنتی رہی - دراصل وہ اسوقت اپنے
کو عجیب کشمکش مین پاتی تھی - اُسے کوئی جواب نہ ملتا تھا - نہین - کوئی جواب
دیتے بنتا نہ تھا - دل کی حالت عجیب ہوئی جاتی تھی - خیالات متضاد آتے تھے -
طبیعت پر ایک خاص طرح کا زور پڑ رہا تھا - جمیل نے کہنے کو تو اپنا راز دل
یہ پہلے ہی مرتبہ کھولا تھا مگر اصل مین کئی بار زبان سے باتون مین کچھ نہ کچھ (بہت کچھ)
اظہار ہو چکا تھا اور حسینہ کے لیے یہ بالکل پہلا اتفاق نہ تھا - مگر یہ ضرور تھا کہ
پہلے کسی سوال جواب کی نوبت نہ آئی تھی اور اسطرف کا ایک سکوت ہزارہا باتون
کا جواب بنجاتا تھا - نہ جمیل اسطرح کھُل کھیلا تھا نہ حسینہ اس طرح زچ ہوئی تھی -
ایشیائی - یا ہندوستانی - عورتین ہی عشق و محبت کی باتین کرتے گھبراتی
ہین نہ کہ ناکتخدا لڑکیان - عشق و عاشقی - جسکو مغربی تہذیب نے ایک ضروری
کھیل بنا رکھا ہی جسے ہر نوجوان مرد اور عورت پسند کرتا ہی اور شوق سے کھیلنے
کی اجازت رکھتا ہی - یہان کوئی دل لگی نہین اور معیوب بھی سمجھا جاتا ہی - اسی
لیے آزادانہ طور پر اُسکے متعلق گفتگو نہین کیجا سکتی - بلکہ رسم و رواج زبان کو
پابند کر دیتے ہین اور ایسی باتین زبان سے خود ہی نہین نکلتین -

حسینہ کے مُنھ پر گو مہر سکوت نہ تھی مگر اُسکی زبان سے "ہان" "کیا
وہ نہین" بھی نہ نکلی - وہ دلی تخیلات کے زور سے مجبور ہو کر دبے ہونٹھون
دو مین کیا کہون" کے سے جملہ آپ سے آپ کہہ اُٹھتی تھی - اور مُنھ مین کچھ بُدبُدا
بھی دیتی تھی جسکو جمیل گردن کے جھکے ہونے کی وجہ سے مشکل سے دیکھ پاتا ہوگا
اور دیکھ سکتا بھی تو کیا فائدہ تھا -

جب پھر ایک عرصہ اسی حالت سے گذر گیا اور جمیل کی حسرت بھری نگاہین
بھی اُسکی زبان کی طرح حصول جواب مین ناکامیاب رہین تو اُسنے پھر ایکمرتبہ

کہا وہ ہان "نہین تو وہ نہین" کہدیجیے۔ کچھ فیصلہ تو ہو جاے "اللہ کچھ تو کہ
اور پھر ہاتھ جوڑ لیے۔ ایک آہ سرد بھی بیساختہ۔ نکل گئی جسکا زیادہ نہین ر
اسقدر تو اثر ضرور ہوا کہ حسینہ کی گردن اوپر خود بخود اُٹھ گئی اور اُسنے اپنے ہاتھ
سے اُن جُڑے ہوے ہاتھون کو چھُڑا دیا۔ نہین چھُڑانے کے لیے اپنے ہاتھ سے
ہٹا دیا۔ لیکن کیا وہ الگ الگ ہو گئے؟ ہونا ہوتا تو بھی اور ملجاتے۔ وہ ملے
ہوے ہاتھ اثر کرتے معلوم ہو کر اور سامنے لائے گئے۔ آنکھون نے بھی پرنم
ہو کر سفارش کی۔ اور حسینہ سے اتنا کہلا ہی لیا "آپ کو خدا کی قسم ہاتھ نہ
جوڑیے" جمیل نے ہاتھ الگ الگ کر لیے مگر بے اختیار کہنے لگا "آہ پھر کیونکر
کہون جو کچھ سماعت ہو۔ اللہ کچھ کہدیجیے۔ آپ کو اُسی خدا کی قسم جسکی قسم آپنے
ابھی مجھے رکھائی ہے کچھ جواب دیجیے"

حسینہ۔ (طبیعت پر بہت زور دیکر) کیا جواب دون؟۔

جمیل۔ اُف "کیا جواب دون" آپ مجھسے پوچھتی ہین۔ بھلا اس تجاہل پیشگی
سے مدعا کیا۔ کہانتک۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (نہایت پست آواز مین) اے سراپا ناز کیا کیا
مین نے تو بتا ہی دیا۔ مین آپ سے سچ کہتا ہون کہ دل نے جب بالکل اظہار پر
مجبور کر دیا تب مین اُس سوال کی جرات کر سکا۔ ورنہ مجھپر تو کسی کا جادو بہت
دن ہوے کام کر چکا تھا۔ ابتک مین وفور جوش کو بجبر ٹالتا رہا۔ مین چاہتا تھا
"جل بجھیے اسطرح سے کہ مطلق دھوان نہو" مگر ——— آپ کی نگاہ کرم
نے بیقابو کر دیا۔ قسم خدا کی میرے دل اور طبیعت مین ایک سخت معرکہ رہا۔
جس مین مین نے اپنی طبیعت کا ساتھ دیا اور اب بھی سوچا ہی کہ طبیعت کو سنبھالون
جو ذرا دل بہلے + میرا بس ہو تو ابھی دل سے بھلا دون تجھکو + مگر دل پر اختیار
نہین چلتا۔ معلوم نہین کتنون کی یہ خواہش ہو گی کہ وہ اپنے پر پوری قدرت
حاصل کر لین مگر مین تو سمجھتا ہون کہ جوش طبیعت کو روکنا محال نہین تو مشکل
اور بہت ہی مشکل ہے۔ کم سے کم میرا اپنا تجربہ تو یہی ہے۔ مین تو بالکل مجبور ہو گیا
ہون۔ مین ہی جانتا ہون کہ یہ دن اور راتین کسطرح گذرتی ہین۔ میرے
خیال مین تو ایک دنیا کا فتح کر لینا آسان ہے اور ایک دل کو رام کرنا مشکل۔

میرا دل تو میرے اختیار سے باہر ہی۔ مجھے اب اُسکو اپنا کہنا ہی نہ چاہیے۔ ہائے ؎ دل کو ہم صرف وفا سمجھے تھے کیا معلوم تھا + یعنی یہ پہلے ہی نذر امتحان ہو جائیگا ؎ میرے دل نے مجھے دھوکا دیا ؎ چاہتا ہون کہ دھیان بٹ جائے مگر یہ کیونکر ممکن ہی۔ مجھسے تو نہین ممکن۔ کسی سے بھی نہین ممکن۔

حسینہ۔ (وہی گردن جُھکائے۔ آہستہ سے) یہ مصرع تو طلسم الفت کا ہی۔ مگر ہماری زبان مین۔

جمیل۔ آپ کا کیا مطلب ہی۔ اتنا ظلم تو نہ کیجیے۔ یہ مصرع آپ کا سہی مگر اسکے بعد کے اشعار بھی تو آپ ہی کی زبان مین ہین۔ دیکھیے آپ اپنے اس جملے کے الفاظ کو یاد رکھیے گا۔ آپ کا اُس سے چاہے جو مطلب رہا ہو۔ یا چاہے وہ میرا محض شبہ ہی ہو۔ مگر سمجھ لیجیے آپ کے وہ الفاظ آپ کو پابند بھی کرتے ہین۔ اب اُن سے مُکریے گا نہین۔ خیال رکھیے آپ عالم آرا بنی ہین۔ اُسی طرح نباہ کرنا ہوگا۔

حسینہ۔ (ٹالنے کے لیے) اچھا مین جواب کیا دون۔

جمیل۔ یہ۔ ہان اب اُسے ٹال دیجیے۔ خیر۔ اگر آپ کے پاس وہی جواب ہی جو مین نے آپسے چاہا تھا تو وہ تو مین آپسے کہہ ہی چکا۔

حسینہ۔ (تجاہل عارفانہ سے) آپ نے کیا کہا تھا۔ جو آپ کہیے مین کہدون۔

جمیل۔ جو مین کہون کہدیجیے گا؟۔

حسینہ۔ آپ کی خوشی ہی تو کہہ دونگی۔

جمیل۔ (خوش ہوکر) کہدیجیے گا! قسم کھائیے کہدیجیے گا۔

حسینہ۔ (جلدی سے) مین قسم نہین کھاتی۔

جمیل۔ آپ نہ کہیے گا۔ مجھے یقین نہین آتا۔

حسینہ۔ نہین۔ اللہ کی قسم کہدونگی۔

جمیل۔ بتائیے آپ کو مجھسے محبت ہی۔ کہیے "ہان" بس یہی "ہان" مین چاہتا ہون۔

حسینہ پھر تھوڑی دیر کے لیے سکوت مین آگئی۔ اُسکی زبان رُک گئی

جمیل نے صراحت زیادہ کردی - محبت کا لفظ بُرا کہدیا ورنہ وہ رو مین وہان ہا
کہہ جاتی اُسکے دل نے اب بھی وہ ہان ،، کہا اور بہت اُبھارا مگر زبان تک وہ
سہ حرفی لفظ نہ آیا -
جمیل - (شرمردہ ہوکر) دیکھیے مین نے کہا تھا کہ آپ نہ مانیے گا - (ہاتھ جوڑکر)
خدا کے لیے کہدیجیے - اب زبان نہ روکیے - کچھ رحم -
حسینہ - کیا کہدون -
جمیل - (درد کے ساتھ) سہ بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تلک
ہم کہینگے حال دل اور آپ فرمائینگے کیا -
حسینہ - نہین - بتائیے - کیا کہدون -
جمیل - بس وہ ہان ،، -
حسینہ - فائدہ ؟
جمیل - یہ مجھسے نہ پوچھیے - مین جانتا ہون آپ کو معلوم ہی - دل کو دل سے
راہ ہوتی ہی - اور اگر نہ معلوم ہو تو کہنے کے بعد اسنے اُس آئینہ مین دیکھ لیجیے گا
جسمین محبت کا عکس پڑتا ہی -
حسینہ - بھئی اللہ - مین کیا کہون -
جمیل - ایک وہ ہان ،، -
حسینہ - (آہستہ سے) ہان -
جمیل پر اس لفظ کا اثر برقی ہوا - اُسکے قلب مین ایک فوری کیفیت سی
پیدا ہوگئی - وہ بیساختہ کہہ اُٹھا دو مجھسے زیادہ خوش قسمت کوئی مبتلاے محبت
نہ ہوگا ،، اور بیتابی کے ساتھ جلدی سے حسینہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کر
جب تک وہ ہٹاے ہٹاے اُسکو بوسہ دے کر کہنے لگا آپکو خدا کی قسم سچ کہیے گا
کیا سچ مچ میرا خیال صحیح ہی اور آپ کو مجھسے محبت ہی ،، - وہان تو اپنے وفور
محبت مین پھر ایکبار اُسکے دل نے وہ ہان ،، کا پیارا لفظ سننے کی آرزو کی -
یہان اسکو غصہ آگیا - ابھی ابھی اُسنے کس مجبوری سے اپنی زبان سے اعتراف
کرنے کی بے شرمی اُٹھائی تھی اور اب وہ پھر مجبور کی جاتی ہی - جمیل کی دست بوسی

نے اُسے اور بے طرح گڑبڑا دیا - تنک مزاجی بھی شان معشوقیت ہی اُس کا
منھ پھول گیا - تیوریان چڑھ گیئن اور کچھ بڈبڈا کر رہ گئی -
جاننے والے جانتے ہونگے کہ یہ قہر کی ادا بھی عشاق کو بھلی معلوم
ہوتی ہی ۔ لاکھون بناؤ ایک بگڑنا عتاب مین + جمیل کا دل اس خفگی سے
کبیدہ نہین ہوا - اُس نے داغ کا یہ شعر ؎ چاہ کا نام جب آتا ہی بگڑ جاتے ہو
وہ طریقہ تو بتا دو تمھین چاہین کیونکر + پڑھا حسینہ کے اسوقت اقرار کر دینے
سے اُسکی بیتابی بڑھگئی - وہ اپنے مین قوت محسوس کرنے لگا - اس سے قبل
وہ بند بند باتین کرتا تھا - اب اُسکی حالت ایک مغربی عاشق کے قریب قریب
ہو گئی تھی - ایک بہت بڑے اُلجھاوے سے اُسے فراغت ملگئی تھی - وہ
اسطرح کہنے لگا -

جمیل - اب یہ خفگی کیسی - کسیکی خوشی مین خلل انداز ہونا مذہب عشق مین
گناہ ہی - میرے بوسہ لینے پر آپ خفا ہو گئین - یہ واللہ ایک بیتابی کی حرکت
تھی - اور کیا مشکل کیا ہی -

بوسہ بمن دادی ورنجیدۂ بازستان گرنہ پسندیدۂ

اچھا خطا ہو گئی - معاف کر دیجیے - (ہاتھ جوڑکر) معاف کر دیجیے -

حسینہ - (ہاتھ زور سے ہٹا کر) پھر وہی -

جمیل - اچھا معاف نہ کیجیے - مگر اور خفا تو نہ ہوجیے - ہاتھ نہ جوڑون ؟ -
میرا ہاتھ جوڑنا آپ کو بُرا معلوم ہوتا ہی ! دل تو یہی چاہتا ہی کہ پھر جوڑون کہ
آپ پھر ہٹا دین - مگر خفگی کو ڈرتا ہون - اب نہ جوڑونگا - مگر غصہ تھوک ڈالیے
تو - ہان لے یہ ماتھے کی شکنین مٹ جاوین - اب وہ سوال نہ دُہراؤنگا - خفگی
دفع ہو جائے - لے ہنسی آجاے -

حسینہ - مجھے غصہ کیون ہوتا -

جمیل - پھر آخر یہ تیوریان کیون چڑھی ہوئی ہین - کمان اُترے - ہنسی آے
اچھا مسکراہٹ ہی سہی - نہین تو مین پھر ہاتھ جوڑونگا --- اے --- دیکھیے
(ہاتھون کو ایک دوسرے کے مقابل کر کے) ہنسیے --- ہنسیے - نہین تو پھر مین نے

ہاتھ جوڑے ——— دیکھیے ملے ——— ملے ——— اے ———

حسینہ ۔ (گردن اُٹھا کر مسکراتی ہوئی) کیا خوب ۔

جمیل ۔ بس بس مین اتنا ہی چاہتا تھا ۔

خیر سے جمیل یہ کہنے کے بعد خاموش ہو گیا تھا ۔ کہ کسی کے آنے کی چاپ معلوم ہوئی ۔ حسینہ نے کھلی ہوئی کتاب پر آنکھین جما دین ۔

تھوڑی دیر مین حسینہ کی مان آگئی اور جمیل اُس سے ادھر اُدھر کی کچھ باتین کر کے باہر چلا آیا ۔

تیسرا منظر

(۱)

ای عندلیب چل کہ چلے دن بہار کے

منظر اول مین جو مکان پیش نظر ہو چکا ہی اُسی کے باہری دالان مین ایک شریف صورت صاحب بیٹھے حقہ نوش کر رہے تھے کہ ایک گوڑیت ۔ لاٹھی کاندھے پر رکھے آیا اور وو سلام صاحب ،، کہا ۔

وہی صاحب ۔ کہان سے آیا ہی ۔

گوڑیت ۔ (لاٹھی دیوار کی آڑ مین کھڑی کر کے) حجور ۔ د ۔ سے آوت ہون ۔

وہی صاحب ۔ کسکے یہان سے ؟

گوڑیت ۔ (کمر کھولتے ہوے) سلامت علی میان کے ہیان سے کاگج لایون ہی

وہی صاحب ۔ لاؤ ۔

گوڑیت نے لُنگی کے پیچ سے بادامی کاغذ کا ایک لفافہ نکال کر دیا جسپر لکھا تھا ۔

لفافہ ہذا در موضع ب رسیدہ

بمطالعہ سعید دارین عزیزی محمد اسمٰعیل صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ۔ برسد

سنہ ۱۳۱۵ ہجری جمادی الآخر یوم جمعہ ۲۵ سلامت علی از فقیر ۔ د

غور سے دیکھنے کے بعد اُن صاحب نے لفافہ چاک کیا اور خط نکال کر پڑھنا شروع کیا ۔ لکھا تھا ۔

سعید دارین عزیزی محمد اسمٰعیل صاحب سلمۃ

دعاہا - یہان بفضلہ سب خیریت ہی - تمھاری سب کی عافیت کا شب و روز خواہان -

مین چھ روز کی رخصت لے کر آج آیا ہون - حسینہ کی والدہ اور حسینہ کو براہ سعادت کل یہان پہونچا جاؤ - تمھارا جب دل چاہے گا پھر بُلا لینا - مین زیادہ رُک نہین سکتا اور پھر جلد آنہ سکونگا ورنہ ابھی نہ بُلاتا - فقط

خیراندیش سلامت علی عفی عنہ

خط پڑھکر وہ اُٹھے اور اندر چلے گئے - وہان پہونچکر حسینہ کی والدہ سے کہا دو بھاوج ،، ۔ سے خط آیا ہی - سلامت علی بھائی چھ روز کی رخصت لے کر آئے ہین - آپ کو کل ہی بُلایا ہی - کیا کہون - جواب دیتے بنتا نہین ورنہ ابھی مین آپکو جانے نہ دیتا "

پاس بیٹھی ہوئی ایک عورت - اے کل ہی بُلایا ہی -

وہی صاحب - یعنی محمد اسمعیل - ہان - چھ روز کی توچھٹی ہی لائے ہین - پھر راجہ صاحب کا معاملہ - ایک دن کی دیر ہو جاوے فوراً تنخواہ کٹ گئی -

حسینہ کی مان - ہان بھیا پھر کہارون کا بندوبست کردو - ہے ! جمیل بیچارہ سے ملاقات نہ ہو سکیگی - کل تو ابھی وہ لکھنؤ گئے ہین - آج شاید وہان سے اپنے تعلقدار صاحب کے ساتھ کانپور گئے ہونگے - دیکھو اب وہ کب آتے ہین

محمد اسمٰعیل - ہان بندگی بیچارگی تو ہوتی ہی ہی - اُنھین تو خبر بھی ابھی نہو گی -

حسینہ کی مان - اُن سے نہ ملنے کا مجھے بہت رنج ہی - مگر کیا کیا جاوے اب جانا ضرور ہی -

محمد اسمٰعیل - پھر مین جواب لکھے بھیجتا ہون کہ کل سبکو ساتھ لیکر آؤنگا -

حسینہ کی مان - ہان اور کیا - پھر آجاؤنگی -

محمد اسمٰعیل باہر چلے گئے اور جواب دیکر گورٹیت کو روانہ کیا -

حسینہ کو اس خبر سے جو صدمہ ہوا اُسکے بیان کی حاجت نہین - محبت مین مفارقت ہی سوت ہی - ہا - رخصتی ملاقات بھی جمیل سے نہ ہو سکی نشانیان

بھی نہ بدلی جا سکین - جمیل گانون ہی مین ایک جگہ نوکر تھا اور اپنے خداوندنعمت
کے ہمراہ کچھ دنون کے لیے کانپور گیا ہوا تھا - جاتے وقت نہ اُسکو اس کا
کچھ خیال ہوسکتا تھا نہ حسینہ ہی کو ورنہ شاید وہ نہ جاتا - نہ حسینہ جانے دیتی
گیا تو وہ یون بھی خوشی سے نہ تھا اور حسینہ کو بھی اُس چندروزہ جدائی ہی
کا الم محسوس ہوتا تھا - اب اور بھی زیادہ ہو گیا - اُسے تو یہ بھی تحقیق نہین
معلوم تھا کہ جمیل فوراً ہی وہان بھی پہونچے گا جہان وہ جاتی ہی - وہ اپنی طرح
اُسے بھی مجبور یا پابند سمجھتی تھی - ورنہ علنحدگی ہی کیون ہوتی - اُسکو یہ عشق کی
پہلی ٹھوکر تھی - معلوم نہین کسقدر مایوسی کتنی یاس - عشق اور فراق دونون
ساتھ ساتھ رہتے ہین - چولی دامن کا ساتھ ہی - بلکہ فراق عشق ہی کے لیے ہی
اور آپس مین موافقت اسقدر کہ شاید اگر فراق نہ ہو تو عشق بھی نہ رہے
ایک پختہ کار کہتا ہی -

اگر بدست من افتد فراق را بکشم - مگر - بہ آب دیدہ دہم باز خونبہاے فراق

اصل تو یون ہی کہ عشق مین اگر فراق نہ ہو تو مزہ ہی نہین آتا -

جو مزہ انتظار مین دیکھا نہ کبھی وصل یار مین دیکھا

فرہاد کو ایک دل جلے کا طعنہ ہی -

تیشہ بغیر مر نہ سکا کوہکن اسد سرگشتۂ خمار رسوم وقیود تھا

پھر حسینہ تو عورت ذات تھی - پابندی رسوم و قیود کے لیے خلق کی
گئی - وہ کیونکر کھل کھیلتی - اُسنے اپنے دل کو پھر ملنے کی ڈھارس دے دیکر
بجبر سمجھایا - اور وہ سمجھا تو سمجھا اور نہ سمجھا تو سمجھا - مرتا کیا نہ کرتا - مجبوری
بیکسی - اُس کا جانا کسطرح رُک سکتا تھا - یہ کیونکر ممکن تھا کہ اُس کی مان
جاتی اور وہ نہ جاتی - ہندوستان کی شریف خاتونین اپنی جوان لڑکیون
کو مزید احتیاط سے اپنے ساتھ بھی کہین نہین لے جاتین تو تنہا چھوڑ آنا
کیسا - زیادہ یگانگت کی وجہ سے حسینہ اپنی مانکے ساتھ آئی تو تھی مگر اب
یہان رہ جانا محال تھا - نہ حسینہ اسکی کوشش کر سکتی تھی نہ اُسکی کوشش
کارگر ہوتی - اُسنے اپنی طبیعت پر زور ڈالا - دل کو بہلانے کی امکانی کوشش

کی۔ برداشت عورتون اور بچون کا حصہ ہے۔ ابن یمین کہتے ہین۔

نہ نہ عقال عقل بنگین زپاے دل ۔۔۔ کا غبار غم کم ست کہ او بار عقل نیست

اسقدر تو ضرور لوگون نے دیکھا کہ حسینہ کو اُس گھر سے جانے کا کچھ کم رنج نہین مگر اسکی اصلی وجہ اُنپر ظاہر ہونے نہین پائی۔ یہی ہمت تھا اور تحمل کا کام۔

غرضکہ دوسرے روز محمد اسمعیل حسینہ کی والدہ اور حسینہ کو لیکر ـــ د ـــ گئے۔

(۳)

وہ آئین!!!

کانپور سے جمیل کو آٹھ سات روز کے بعد آنے کی مہلت ملی۔ نہین اُسنے مہلت حاصل کر لی۔ اور کسی کی ملاقات کے اشتیاق مین چور اپنے مکان کو لوٹا۔ اتنے دن کی جدائی سے محبت نے دل مین ایک خاص کیفیت پیدا کر دی تھی۔ وہ کانپور مین حسینہ کو یاد تو ہر گھڑی کرتا رہا بلکہ اس مفارقت ہی مین اُس کو پورا پورا اندازہ ہوا کہ حسینہ پر اُسکا دل کسدرجہ وارفتہ ہوگیا ہے دل کی بیتابی ہر لمحہ افزون۔ منصبی فرائض سے خیال جانان مین بے فکری ہر وقت کانپور چھوڑ دینے کی خواہش قلبی۔ حسینہ کی صورت ہر گھڑی پیش نظر رات کو اگر نیند آئی تو خواب مین حسینہ سے باتین۔ لیکن وہی۔

تا پھر نہ انتظار مین نیند آے عمر بھر ۔۔۔ آنے کا وعدہ کر گئے آئے جو خواب مین

گو حسینہ کا خیال حسینہ کی پوری قائم مقامی کرتا رہا۔ مگر فصل جسمانی کیوجہ سے دل کو سیری نہ ہوتی تھی۔ آنکھین۔ کسیکو کتاب ہاتھ مین لیے اپنی طرف آتے۔ شرما کر باتین کرتے دیکھنا چاہتی تھین۔ دل اُن دزدیدہ نگاہون کا مشتاق تھا جو خود بخود یا طبیعت کے تقاضہ سے اُٹھکر جمیل پر جا پڑتی تھین اور فوراً گر جاتی تھین۔ جو جمیل کے دل پر ایسا اثر کرتی تھین جسکو حسینہ خود سمجھتی تھی۔ نہ وہ بالقصد کسی خاص انداز سے نگاہ ڈالتی تھی۔ بلکہ اکثر اُسے تعجب ہوتا تھا کہ اُسکے نظر اُٹھاتے ہی کبھی کبھی جمیل کے لبون سے دبلکہ دل

سے) یہ بے اختیار آہ سرد کیون نکل آتی ہے - جمیل پر ایک خاص کیفیت کیون
طاری ہو جاتی ہے - اور اکثر اکثر وہ اپنی نظر کو بے اثر بنانے کی کوشش کرتی تھی
جس سے اور ستم ہو جاتا تھا - وہ غلط اندازی اور قہر ڈھاتی تھی - یہ شاعرانہ
مبالغہ نہین فی الواقع جمیل کو یہ آٹھ دن آٹھ مہینہ ہو گئے - انتظار نے گھنٹو
مین منٹ اور منٹون مین پل اور بڑھا دیے - نہ آج کٹتے ہین نہ کل - دن
کاٹنا ایک دراز زندگی تلخ کا گذارنا ہو گیا - صبح کرنا شام کا لانا تھا جوی شیر کا
جسوقت تک وہ وہان سے چل نہین لیا - ریل چھوٹ نہین لی اُسکے دلکو
ایک طرح کا کھٹکا لگا رہا کہ پھر اب کوئی اور کام نہ نکل آوے اور اُسکا جانا رکس
نہ جاوے - چلا تو ریل بھی اُسکے خیال مین سست چلتی تھی - اسٹیشن اسٹیشن
رُکنا اُس کے نزدیک محض تضییع اوقات تھا - وہ اپنے خیال کی سی سریع
السیر چیز پر سوار ہونا چاہتا تھا - بہر نوع بہت انقباض خاطر کے بعد مگر اُسقدر
زیادہ شدت اشتیاق مین وہ اپنے گھر پہونچا - اور سیدھا اندر چلا گیا -
اپنی سوتیلی مان (حقیقی مان کا سایۂ شفقت خورد سالی ہی مین اُٹھ گیا تھا) کو
تسلیم کر کے پاس بیٹھ گیا اور اُسکی دریافت خیریت واحوال کا جواب دیتا رہا
لیکن اِدھر اُدھر گردن اُٹھا اُٹھا کر دیکھتا رہا کہ کہین دل کی مراد بر آوے
اور کوئی نظر آجاے - مگر جب حسینہ کی والدہ کو بھی کہین نہ دیکھا تو استعجاب
سے کہنے لگا "مومانی جان کہان ہین - کہین نظر نہین آتین" جسکے جواب مین اُسی خط آنیکا حال
اور دوسرے ہی دن اُنکے سبکے چلے جانیکی کیفیت معلوم ہوئی اور یہ بیساختہ کہ "اُٹھ آئین!!
وہ گئین!! خیریت تو ہی" جمیل کی والدہ - ہان خیریت تو ہی حسینہ کے باپ آے تھے اسلیے بُلا لیا
جمیل - تو اسقدر جلد -
اُسکی والدہ - ہان وہ چھٹہ ہی روز کی تو رخصت لاے تھے -
جمیل - اب مین کپڑے "اُتار آؤن" کہکر اُٹھا اور باہر چلا آیا - رنج خوشی سے
زیادہ سریع الاثر ہوتا ہے - جسقدر آنے کی خوشی تھی اُس سے بدرجہا زیادہ
رنج ہوا اور اگر رات نہ آگئی ہوتی تو وہ شاید اُسی گھڑی جانے سے باز نہ آتا -
کس اشتیاق سے چلا تھا اور کیا مایوسی ہوئی - رات کے صرف چند گھنٹے بیچ

مین تھے - مگر عشق اور صبر مین لڑائی تھی اتنے گھنٹے بھی وبال تھے - بڑی
تکلیف تو شکست تمنا سے ہوئی - جب دل کا خیال - اور پھر قوی خیال پورا
نہین ہوتا تو ایک فوری چوٹ سی پہونچتی ہی - ہر فوری اور خلاف توقع بات
کا اثر زیادہ ہوتا ہی - مگر کیا کیا جاتا - باوجود تمام قدرت کے انسان بہت
مجبور ہی - اُسکی ترقی ہی آزادی مین خلل انداز ہوتی ہی - رات مجبوراً اُسے
پھر خیال جانان مین گزارنا پڑا ۔ یہان سے کچھ بہت دور نہین - صرف
پانچ چھ کوس ہی اور گو اُسمین سے دو ڈھائی کوس جنگل پرخار ہی مگر بلاکشان
محبت کے لیے نہ مسافت کی دوری ہی کوئی چیز ہی اور نہ راستہ کی دشواری
بلکہ بعض تو کانٹے دیکھکر خوش ہو جاتے ہین ؎

ان آبلون سے پانون کے گھبرا گیا تھا مین — جی خوش ہوا ہی راہ کو پُرخار دیکھکر

بہتون کو سونے سنسان میدان مین کسی کا خیال باندھنے مین آسانی
ہوتی ہی - کوئی آہوان صحرائی - سبزہ زار اور خودرو پھولون مین دلچسپی کا سامان
پاتے ہین حتی کہ بعض یہ بھی کہہ ڈالتے ہین -

جنون پسند ہی مجھکو ہوا ببولون کی — عجب بہار ہی ان زرد زرد پھولون کی

جمیل کو راستہ کی کسی دشواری کا خیال بھی نہ آیا - کل تو وہ ضرور جائیگا
اور کل ہی نہین - جا پایا تو جسقدر جلد جلد ممکن ہوگا کریگا - یہانتک کہ اُسنے روز
بلاناغہ جانے کی ٹھان لی ہی - اور کل کی فکر اُسے آج ہی دامنگیر ہوگئی وہ آمد
و رفت کے معقول بہانے ڈھونڈھنے لگا - ترکیبین لڑانے لگا مگر یہ بہانہ وہ کیون سوچتا تھا - بندۂ
عشق ہو کر بھی وہ آزاد نہ تھا - قیود کا پابند - رسم و رواج ناموس و ننگ کا
خیال کرنے والا - پھر کیا اُسکا عشق خام تھا - کیونکہ ؎ عشق تا خام ست باشد بستۂ
ناموس و ننگ + پختہ مغزان جنون را کے حیا زنجیر پاست - ہان ابھی اسقدر
خامی ضرور تھی کہ ابھی تک اُسکی عقل جز و معطل نہ ہوگئی تھی - اور یہ شاید
اسلیے کہ ابھی فراق کی کوئی گہری چوٹ اُسپر نہین پڑی تھی - اُسکو خیال آ
جاتا تھا کہ بلاوجہ روز کے آنے جانے پر لوگ کیا کہینگے - ہنسی اور رسوائی ہونا
تو خیر آمد و رفت مین خلل اندازی ہو جانے کا ڈر بہت اُلجھاوے دیتا تھا -

جائینگے تو روز ضرور" اس پر خیال جم گیا تھا - اور تمام اُدھیڑبُن کا نتیجہ یہی نکلتا تھا - مشکلات جو پیش آتی تھین اُنکو یہی توڑتا تھا - مگر توہمات دقتون کو بھی سامنے لاکر موجود کر دیتے تھے - کس طرح روز جایا کرینگے؟ - کیا بات بنا کر؟ - کے خیالات بھی آ جاتے تھے -

اس قسم کے خیالات فقط ایک ایسی رات کے منصوبہ تھے جو راحت سے نیند مین بسر نہ ہو سکتی تھی اور اس خیال سے "ہاے اُنکا چلا جانا تو بہت بُرا ہوا" اُن منصوبون کو اور ترقی ہوتی تھی "آج صبح ہوتے ہی نہین" کئی بار اُسے کہنا پڑا - ایسے ہی موقعہ پر سورج عید کا چاند ہو جاتا ہی - اللہ اللہ کر کے پو پھوٹی - علی الصباح چو مردم بکار و بار روند + بلا کشان محبت بکوی یار روند - جمیل ؔ کو روانہ ہو گیا - اور دس پندرہ روز تک وہ کسی نہ کسی طرح روز جایا کیا - کبھی اپنے آقا کی طرف سے قریب کے موضعون کی پرتال کی آڑ مین - اور کبھی اپنے ذاتی کامون کے بہانہ سے - مگر حسینہ سے وہ جیسی ملاقاتین کرنے کی آرزو رکھتا تھا اُسے نصیب نہوئین "ایسی ملاقات کی بھی نوبت نہ آئی جیسے اُسکے اپنے گھر مین ہوا کرتی تھی - اور اسلیے اُس کے اشتیاق مین روز افزون ترقی رہی - اور اُسکی ذکاوت عقل تخیل پر تسکین بخش ملاقاتون کا ذریعہ نکالنے کا بار پڑا - ہر وقت اُسے یہی سوچ یہی فکر رہنے لگی -

چوتھا منظر

یہ کیا باتین ہین؟

قصبہ ؔ مین ایک پختہ مکان کے چبوترے پر ایک گوشہ کے کمرے کے سامنے دو ہم سن نوجوان بیٹھے باتین کر رہے ہین -

ایک - پھر یہ تو کچھ اچھا نہین - بنا بنایا کام بگڑا جاتا ہی -

دوسرا - ہان اب کی مرتبہ وہان سے آنے کے بعد سے یہ کیفیت ہی -

پہلا - ارے صاحب - مین نے تو سُنا ہی روز بلا ناغہ آمد و رفت رہتی ہی -

دوسرا - ہان نصیبن نے میرے سامنے ہی بیان کیا تھا -
پہلا - محبوب پھر تم نے کوئی فکر نہ کی - معلوم ہوتا ہی تمکو تو جیسے کچہ خیال بھی نہ ہوا - حق دوستی تو یہ نہ تھا -
دوسرا - یعنی محبوب - واللہ تم عجب چیز ہو - اور عجب باتین کرتے ہو مجھے تو جب سے مین نے سنا ہی خلجان ہو گیا ہی - ہر وقت اسیکی فکر اسی کی دھن رہتی ہی - آپ کہتے ہین خیال نہین -
پہلا - مجھے تو کچہ نہ معلوم ہوا - نہ تمنے مجھسے اسکے متعلق کچھ کہا سُنا -
محبوب - مین اسی فکر مین تھا کہ روک ٹوک کا کوئی ذریعہ نکل آوے تو تم سے کہون - بھئی مین نے اپنا کلیہ یہ رکھا ہی کہ جبتک مین کسی بات کو کر نہین لیتا کہتا نہین - مین ہمیشہ یہ کہنے سے کہ "وہ یہ کرونگا - وہ کرونگا" یہ کہنا پسند کرتا ہون کہ "وہ مین نے یہ کیا" -
پہلا - پھر کیا کوئی ذریعہ نہین نکلتا - مجھے حرمان ہی نصیب ہوگا! نصیبن تو کہتی تھی کہ وہ خود بھی اُس طرف مائل ہین - وہ خود ملنے کا موقع ڈھونڈھا کرتی ہین - مگر نہایت پوشیدگی سے - لیکن نصیبن بھی تو قیامت کی آنکھ رکھتی ہی اُسنے فوراً ہی بھانپ لیا -
محبوب - کیا کہون صادق بڑی خرابی یہ ہی کہ اُنکے سب سامنے آتے ہین اور ہم مین تم مین سے کوئی جا نہین سکتا - کاش تمھاری منگنی ابھی نہوئی ہوتی مگر اُسوقت تم کو اسیکی جلدی تھی - دیکھتے ہی پھسل پڑے -
صادق - منگنی کا ہو جانا تو اچھا ہی اُنکے باپ مان کو کچہ خیال ہی ہوگا -
محبوب - خیال کو تو نہ کہو - خدا نے چاہا تو وہ تو جس طرح سے ہو سکیگا ہوگا - اب بھی انشاءاللہ تم کامیاب ہو گے -
صادق - وہ کس طرح ؟ تم تو کہتے ہو کوئی ذریعہ نہین سمجھ مین آتا - اور بلا ذریعہ کسی بات کا ہونا مشکل -
محبوب - ذریعے ہمیشہ سوچنے سمجھنے سے پیدا ہوتے ہین - ایک وقت اگر ایک بات کا ذریعہ نہ نکلا تو کیا وہ بات ہمیشہ کے لیے ہاتھ سے جاتی رہی

انسان خود طبیعت ہار دے وہ اور بات ہی ورنہ دنیا مین ایسی چیزین بہت ہی کم ہین جنکی دستیابی کے ذرائع مفقود ہون - خدا سے بلند برتر اور پوشیدہ کیا ہی مگر کوشش کرنے والے اُسے بھی پا لیتے ہین -

صادق - پھر مجھسے تو یہ نہین سنا جاتا کہ آج اتنی دیر تک وہ اُنکے پاس بیٹھے اور کل اُتنی دیر تک -

محبوب - رشک وعشق رفاقت رکھتے ہین - اور خرابی یہ ہی کہ رشک بھی عشق کے ساتھ بڑھکر اکثر حسد کے مرتبہ تک پہونچ جاتا ہی - اچھا اسکی بھی فکر ہو جاویگی -

صادق - نہ جانے کب ہو جائیگی -

محبوب - سنو - صبر اور تحمل دل کو مضبوط رکھنے کے لیے بنے ہین عاشق کو تو اور بھی انکی ضرورت ہی - مگر تم کیا کرو - عشق انسان کی طبیعت پر حاوی ہو جاتا ہی اور رقابت جوش بڑھاتی ہی -

صادق - ہان یہ تو تم نے سچ کہا - مین نے جب سے یہ باتین سنی ہین ایک پیچ وتاب مین رہتا ہون - یہانتک کہ کھانے پینے کو بھی دل نہین چاہتا -

محبوب - یہی کہتے ہین کہ غصہ کرنے سے اپنے کو بھی نقصان پہونچتا ہی - غصہ مثل ایک گرتی پہاڑی کے ہی کہ خود بھی ٹوٹ جاتی ہی اور جس چیز پر گرتی ہی وہ بھی پاش پاش ہو جاتی ہی - بڑی خرابی یہ ہو جاتی ہی کہ غصہ کا ہیجان جوش طبیعت کو سوچنے سمجھنے کی مہلت نہین دیتا - عقل گھبرا جاتی ہی اور کرنا کیا چاہیے کر کیا جاتے ہین - انسان مدنی الطبع بنایا گیا ہی اور غصہ نفاق انگیز ہی -

صادق - ہان بھئی مجھسے تو نہین رہا جاتا اور مین تو اسے تو ہین ہی سمجھتا ہون - محبوب مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اب کی اگر مین نے اُنھین اُدھر جاتے ہوے دیکھہ لیا تو ضرور مار بیٹھونگا -

محبوب - واہ واہ - بس تمھارا مطلب بر آویگا؟ اجی کہین ایسا

غضب بھی نہ کرنا۔ انسان کو خدا نے حکمت اس لیے عطا کی ہی کہ وہ اپنی جسمانی قوت کی کمی کو پورا کرلیجاوے۔ حکمت سے جس خوبی سے کام بنتا ہی طاقت سے ممکن نہین۔ انسان کی دماغی قوت اُسکی جسمانی طاقت سے بدرجہا زیادہ زوردار ہی۔ وہ ہرگز اپنی طاقت جسمانی کی وجہ سے حکمران عالم نہین۔ محض اپنی حکمتون کی وجہ سے وہ سب کو زیر کیے ہوے ہی ورنہ ایک ادنی مچھر اُسکو عاجز کرنیکو کافی ہی۔

صادق۔ لیکن جب کوئی حکمت نہ چلے۔

محبوب۔ اور طاقت سے کام نکلتا ہو؟ تو طاقت کو کام مین لانا ہی حکمت ہی۔ یہ سچ ہی کہ دنیا بہت وسیع ہی اور اُس مین ایسی چیزین ہین جو انسان کی رسائی سے باہر ہین مگر اُن چیزون کی تعداد جنپر وہ اپنی جسمانی طاقت سے قدرت نہ حاصل کرسکتا ہو اُن چیزون سے بہت زیادہ ہی جنپر وہ اپنی حکمت نہین چلا سکتا۔

صادق۔ پھر تم تو خود ابھی کہہ چکے ہو کہ کوئی ذریعہ نہین نکلا۔ اب مین ضرور ہی طاقت کو کام مین لاؤنگا۔ نہین تو یہ حکمت کرونگا کہ دو چار شخصون کو لگا دونگا وہ جنگل مین اُنکی معقول مرمت کردینگے۔

محبوب۔ اجی کیسی باتین کرتے ہو۔

صادق۔ کیون۔ حکمت تو حکمت۔

محبوب۔ اجی جب حکمت ہو بھی۔ یہ تو اچھا خاصہ کمینہ پن اور بودہ پن ہی جسکی طرف شریف طبیعت کو مائل ہی نہ ہونا چاہیے۔ یہ مین مانتا ہون کہ اکثر عقل انسانی بھی ذرائع ناجائز کی راہ بتاتی ہی۔ مگر یہ تب ہی جب بلا غور و خوض کے اُس سے کام لیا جاوے۔ اخلاقی عقل کی ایسی جلدبازی کی روک تھام کے لیے خلق ہوا ہی۔ مجھے امید ہے کہ ایسی چالون سے تم باز آؤگے اور اسطرح کے خیالات سے تم اپنے دل کو خراب نہ کروگے۔ اُس شخص نے ارادتاً تمھارا کوئی قصور نہین کیا ہی اور اگر کرتا بھی تو یہ شان مردانہ نہین کہ اُسکی کمزوری سے تم فائدہ اُٹھاؤ۔ علاوہ اسکے مین تمھین یقین دلاتا ہون

کہ تمھاری اس طرح کی ترکیبون سے بات تمھارے ہاتھ سے جاتی رہیگی
اور پھر کوئی کارروائی نہ کیجا سکیگی۔ تم اپنے پانؤن آپ کلھاڑی مارو گے
اور اپنے ایک خیر طلب کو الگ آزردہ کرو گے۔

صادق۔ عجب مشکل ہی تم خود کوئی ترکیب بتاتے نہین اور جو ارادہ
مین کرتا ہون اُسکی ممانعت کرتے ہو۔ پھر کیا کیا جاوے۔

محبوب۔ تم اگر یہ چاہتے ہو کہ آنا جانا کم ہو جاے تو اسکا انتظام یہ
ہو سکتا ہی کہ مین تمھارے والد سے کہدونگا ایسا ایسا معاملہ ہی اور جوان
لڑکی کا اسطرح ایک غیر شخص کے پاس بیٹھنا اُٹھنا اچھا نہین وہ اُن کے
والد کو لکھ بھیجینگے اور وہان سے ممانعت آجائیگی۔

صادق۔ مین تو چاہتا ہون کہ بالکل بند ہو جائے۔ وہ مردود آنے
ہی نہ پاے جسطرح تم کہتے ہو اُسمین تو بڑی دیر لگے گی۔

محبوب۔ واہ۔ مین اس طریقہ کو اس لیے نہین پسند کرتا تھا کہ بات کو
اسطرح طول بہت کھنچا جاتا ہی۔ دیر ویر تو کچھ نہین۔ کام سہولت ہی سے
اچھا ہوتا ہی۔ کوٹھے پر زینہ بزینہ جاتے ہین۔ دیکھو صادق تم یہ تو سمجھو کہ
اگر اُسے بھی عشق ہی تو کیا تمھارا دل اور اُسکا دل ایک ہی مرض مین مبتلا نہین جس
طرح تمھین تکلیف ہوتی ہی اُسیطرح اُسے بھی تو ہو گی۔

صادق۔ (برہم ہو کر) تو مین اسے کیا کرون۔ یعنی آپ کا یہ مطلب
ہی کہ اُن کے آنے جانے کو روکنا نہ چاہیے چہ خوش۔ محبوب مین دیکھتا ہون
تم کو مجھسے کچھ محبت نہین۔ سب ظاہری بناوٹ ہی۔

محبوب۔ (ایک ذرا مسکرا کر) ماشاء اللہ یہ تو آپکی مستقل مزاجی کی کیفیت
ہی۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مزید دوستی کے برتاؤ سے مغائرت کا شبہ ہو جاتا ہی
اب تو تمھارا پلہ بھاری ہی تمھین محبت ہی۔ اپنے رقیب کی محبت سے
پہلے کی محبت ہی اور تمھاری منگنی بھی ہو چکی ہی۔ ورنہ مین سچ کہتا ہون کہ
مین ضرور تمھین اسباب پر مجبور کرتا کہ تم اپنی طبیعت پر زور دے کر اپنے
دل کو اپنے قابو مین کرو اور دل دُکھانے کی تدبیرون سے باز آؤ۔ مین تم پر

تمھارا دوست ہونے کی وجہ سے یہ زور ڈالنا ویسے ہی جیسے مین اپنے
اوپر کسی امر مین زور ڈالون - دیکھو صادق - مین اپنے کو تمھارے ساتھ
نباہ کرنے کا پابند کر چکا ہون - اور مین جہانتک مجھسے ممکن ہی ہمیشہ تمھارا
مخلص رہونگا - مجھے بناوٹ کی کوئی وجہ نہ تھی - نہ مجھے بناوٹ آتی ہے -
اپنے ایسے خیالات کے اظہار سے بعد تم مجھپر ظلم نہ کیا کرو - ؎

خیال خاطر احباب چاہیے ہی ضرور ہو ٹھیس نہ لگ جاے آبگینہ کو

مین تمھین تمھاری اپنی کارروائیان کرنے کو چھوڑ دیتا مگر اس سے مجھے اندیشہ
ہوتا ہی کہ مین تمھارے ساتھ بدسلوکی کرونگا - دیکھو تم یہ نہین سمجھتے کہ جب اُس
شخص کو جسکے خلاف ہم کوئی کارروائی کرنا چاہتے ہین معلوم ہو جاے کہ ہمارا
کیا ارادہ ہی تو وہ ہم کو ناکامیاب رکھنے کی کوئی کوشش اٹھا نہ رکھے گا -
اور مفت کی زحمت درپیش آجائیگی - جو کام سہولت سے نکل سکتا ہو اُس کو
بزور کرنے کی کوشش کرنا بڑی حماقت ہی - اور گویا ناکامیابی مول لینا ہی - یا کامیابی کو گران
بنا دینا ہی - تم اپنے دل کو پریشان نہ کرو - مین تمھاری دلی تمنائین جسطرح
ہوگا انشاء اللہ پوری کرا دونگا - مجھپر کچھ اعتبار تو کرو -

صادق — مجھے تمپر اعتبار نہوتا تو کہتا ہی کیون - دوست پر اعتبار نہوگا
تو کس پر ہوگا - دوست سے اچھا کون ہی -

محبوب — ہان صادق - میرا تو یہ عقیدہ ہی کہ اس دنیا مین ایک راست باز
اور صادق الارادہ دوست سے زیادہ کوئی چیز کمیاب اور قیمتی نہین
حتی کہ جان کو بھی دوست سے زیادہ قیمتی نہ سمجھنا چاہیے - بلا دوست کے
زندگی لطف کے ساتھ بسر نہین ہو سکتی - برخلاف اسکے دوست پیدا کرنے
کے بعد اگر موت بھی آگئی تو دوست کی بدولت موت زندگی سے بدل
جاوے گی - کتنے ہی ایسے ہونگے جو خود بیچارے دنیا مین پوری نام آوری
نہ حاصل کر سکے - اس تمنا ہی مین راہی ملک عدم ہوے - مگر اُنکے مرنے
کے بعد اُنکے دوستون نے اُنھین حیات جاودانی حاصل کر دی -

صادق — اسی لیے مین نے سب باتین تمپر چھوڑ دین -

محبوب ۔ تم دیکھنا انشاء اللہ مین کس خوش اسلوبی سے تمھاری آرزو پوری کرتا ہون۔ (اٹھکر) خدا حافظ ۔ اب مین جاتا ہون ۔ پھر آؤنگا ۔ مگر اتنا پھر کہے دیتا ہون کہ دیکھو بے سوچے سمجھے کوئی کام نہ کرنا ۔

پانچوان منظر

"ہم جائینگے تو ضرور"

محبوب نے صادق کے والد کی طرف سے حسینہ کے باپ کو خط لکھبھجا ہی اور جمیل کے جانے کی ممانعت ہوگئی ہی ۔ جمیل کے عشق کی سرگوشیان بھی ہونے لگی ہین ۔ عشق چھپائے سے نہین چھپتا ۔ نہین چھپتا کیونکر چھپے سے ممکن نہین کہ آگ لگے اور دھوان نہو ۔ ہزار احتیاط کیجیے ۔ مگر وہ ہوتے آفت کے ہین یہ پرکالے + تاڑ جاتے ہین تاڑنے والے + کیا کیا جاوے کچھ بنائے ہی نہین بنتا ۔ انسان پروانہ سا کیونکر ہوسکتا ہی ۔ اُسکی اپنی ہی زبان ۔ دل آنکھ ۔ لب ۔ سب غماض ہوجاتے ہین ۔ کیا سچ کہا ہی وہ میتوان داشت نہان عشق ز مردم لیکن + زردی رنگ رخ و خشکی لب راچہ علاج ۔

جمیل اسوقت متفکر بیٹھا تھا کہ ایک اُسیکا ہم سن جوان آیا جسکو دیکھتے ہی یہ اخاہ کہکر کھڑا ہوگیا اور آپس مین سلام جواب کے بعد باتین شروع ہوگئین ۔

جمیل ۔ واللہ ریاض تم اسوقت خوب آگئے مین ابھی تمھارے ہی یہان جانے کو تھا ۔

ریاض ۔ ہمارے یہان تم کیون آنے لگے ۔ ہمکو تم سے بڑی شکایت ہی

جمیل ۔ این ۔ کیون شکایت کیون ہی ۔

ریاض ۔ کچھ نہین یونہین کہدیا ۔

جمیل ۔ نہین تمہین میرے سر کی قسم سچ بتاؤ ۔ آیا تو مین بیشک نہین ۔ کچھ ایسے تفکرات اور پریشانیون مین رہا کہ کیا بیان کرون ۔

ریاض ۔ پریشانیون مین تو اور آنا چاہیے تھا ۔ شاید مین کچھ دل ہی

بہلا سکتا۔
جمیل ۔ (ایک آہ سرد بھر کے) دل کیا بہلتا۔
ریاض ۔ ہان مجھے شکایت تمسے یہی ہی کہ تمنے مجھے اپنا رازدار نہ سمجھا۔
جمیل ۔ تم اس طرف یہان رہے کہان جو مجھسے اسکی شکایت کرتے ہو۔
ریاض ۔ رہے یا نہین رہے ۔ ہم نے سب سن لیا ہی۔ کاش تمھاری ہی زبان سے سنا ہوتا۔
جمیل ۔ اگر تم نے سن لیا ہی تو مجھسے شکایت ہی بیجا کرتے ہو۔ یہان حواس کسکے بجا رہتے ہین۔
ریاض ۔ خیر کہو اب کیا حال ہی۔ خط و کتابت تو خوب ہوتی ہی۔ ہم نے تمھارے نام کا ایک خط بھی دیکھ لیا۔ معاف کرنا۔
جمیل ۔ ؎ عشق سے طبیعت نے زیست کا مزہ پایا + درد کی دوا پائی درد لادوا پایا۔ کتابون مین اکثر عشق و محبت کی باتین لکھی دیکھتے تھے مگر اپنی سمجھ مین نہ آتی تھین۔ غالب کے اسی شعر پر ؎

کہون کس سے مین کہ کیا ہے شب غم بری بُلا ہے
مجھے کیا بُرا تھا مرنا اگر ایکبار ہوتا

نظر رُک جاتی تھی ۔ مطلب قیاسی معلوم ہوتا تھا۔ مگر بیچارا ریاض تمسے کچھ پردہ نہین اب معلوم ہوتا ہی کہ غالب نے میرے دل کی بات چھین لی ۔ موت سے زیادہ اچھی چیز اگر کوئی معلوم ہوتی ہی تو وہ کسیکا نظارۂ دلفریب ہی ۔ اور کچھ نہین ۔ مفارقت مین سو بار موت آجاے تو کم ہی۔ ہزار بار موت آجاے تو کم ہی۔ غالب کیا خوب کہ گیا ہی ؎

محبت مین نہین کچھ فرق جینے اور مرنیکا — اُسیکو دیکھکر جیتے ہین جس کافر پہ دم نکلے

ریاض ۔ یہ کچھ معلوم ہوا یہ ممانعت کس طرح ہوگئی ۔ ہو نہ ہو یہ محبوب کی شرارت ہی۔ آج مین صبح ایک ضرورت سے وہان گیا تھا تو مجھے معلوم ہوا کہ کسی نے منشی سلامت علی کو تمھاری آمد و رفت کی کیفیت لکھ بھیجی مین تو ہمیشہ بات کے کھوج مین رہتا ہون نا۔

جمیل ۔ آہ ۔ جسنے کیا بُرا کیا سے جو عدو ے باغ ہو برباد ہو ۔ اسمین گلچین ہوے یا صیاد ہو ۔ چوٹ کھاے ہوے دل پر اور زخم لگایا ۔ مگر ریاض ہم جائینگے تو ضرور ۔

ریاض ۔ تمنے کوئی ترکیب سوچ لی ہی ۔ ؟

جمیل ۔ ترکیب تو کچھ بھی نہین سوچی ۔ تمھارے یہان جاتے تھے کہ تم سے پوچھین ۔

ریاض ۔ واہ بھئی ۔ پھر یہ کسطرح کہدیا وہ ہم جائینگے ضرور ،،،

جمیل ۔ اجی جب انسان نیک نامی بدنامی ۔ تکلیف مصیبت کا خیال نہ کرے جو چاہے کر ڈالے ۔

ریاض ۔ نہین ۔ یہ کوئی بات نہین ۔ وہ آپکو پکڑوا کر تھانہ بھجوا دیتے ۔

جمیل ۔ یہ اور اچھا ہوتا سے حلقۂ گیسو نہین حلقۂ زنجیر سہی + طوق اور زنجیر ہم لوگون کا یہی زیور ہی ۔ کسیکا نقرئی طلائی ۔ ہمارا آہنی فولادی ۔ کھلے بندون تو ہمسے نہ رہا جاتا ۔

ریاض ۔ خیر ۔ میری سمجھ مین ایک ترکیب آئی ہی ۔ ادھر کان لاؤ ۔

جمیل اشتیاق کے ساتھ جھک گیا اور تھوڑی دیر تک ہوا کو آواز کے لیے اُڑنے کا موقع نہین دیا گیا بہت آہستہ آہستہ باتین ہوا کین ۔ آخر مین ریاض نے کہا ۔ کیون کیسی ترکیب نکالی ۔ دغتا خلیتہ ۔

جمیل ۔ ہان ۔ اسمین شک نہین ۔ ترکیب تمنے بہت اچھی سوچی ۔ جو چل جاوے ۔

ریاض ۔ عقل خدا نے بڑی چیز بنائی ہی ۔ ہم تو جب سوچتے ہین ایسی ہی سوچتے ہین ۔ اور نہ چلنے کے کیا معنی ۔

جمیل ۔ تم ہی سے چلاتے خوب بنیگا ۔

ریاض ۔ جمیل اگر میری جان تمھارے کام آوے تو اُس سے بھی مجھے دریغ نہین ۔ مگر مصلحت اسمین یہی ہی کہ تم خود اس کام کو کرو ۔ مین نے ترکیب سوچ دی ۔ تمکو وہی مشکل تھی ۔

جمیل ۔ اُس کام کی مین اپنے مین قوت نہین پاتا ۔ کہین بگڑ نہ جاے ۔
ریاض ۔ تو آپ عشق کو خیرباد کہیے ؎ نازپروردہ تنعم نہ برد راہ بدوست
عاشقی شیوۂ رندان بلاکش باشد ۔
جمیل ۔۔ نہین میرا مطلب یہ کہنے کا ہی مجھے ترکیبین نہین آتین ۔ تم صاحب
حکمت آدمی ہو ۔
ریاض ۔ نہین اور سب انتظام مین کر دونگا ۔ حکمت میری ہی رہے گی ۔
کام تم کرنا ـــــــ اچھا دو چار دیاسلائیان منگانا ۔ تم کو ایک بات دکھاؤن ۔
جمیل نے خدمتگار کو طلب کیا اور اُس سے دیاسلائیون کی ڈبیا منگا
ریاض کو دی ۔ آدمی کو واپس کیا ۔ اور ریاض سے پوچھا "اسے کیا کروگے"
ریاض دو تین دیاسلائیان نکالکر ہاتھ پر گودنے لگا اور اندھیرے مین
ہاتھ کر کے جمیل کو دکھایا اور کہا "دیکھو ہاتھ کیسا چمکتا ہی"
جمیل ۔ (ہنسکر) یہ تو لڑکونکا کھیل ہی ۔
ریاض ۔ اسی لڑکون کے کھیل سے تو دیکھنا مین تمھین کیا فائدہ بتاتا ہون
اجی لڑکون کے کھیل سے تو بڑی بڑی ایجادین ہوئین ۔ مشہور ہی یہ ٹیلیفون
اسیطرح نکلا ۔ ایک ہی چیز کو لڑکے کسی اور نظر سے دیکھین ۔ صاحب عقل
اور نظر سے دیکھے گا ۔ ممکن ہی دونون کی دلچسپی اُسمین ہو ۔ اسی بنیاد پر
جو دنیا کے لڑکپن یا کم عمری کے زمانے کے لوگون نے جو سادگی سے پہاڑ
کی کھوون مین رہتے تھے ۔ درختون کے پتون سے ستر پوشی کرتے تھے
رکھی تھی ۔ جنکا تجربہ اور عقل اُس اُنیسوین صدی یا اور ترقی کی گذشتہ
صدیون کو دیکھتے لڑکون سے بھی کم تھی ۔ اب ہم نے جو اُنکے مقابلہ مین
بہت زیادہ پختہ کار و جہان دیدہ و نیز سن رسیدہ ہین ۔ کیسی عمارت کھڑی
کر دی ہی ۔ وہی لڑکون کا کھیل اب کیا کیا تماشہ دکھاتا ہی ۔
جمیل ۔ اچھا بتاؤ تمنے یہ کھیل مجھے اسوقت کیون دکھایا ۔
ریاض ۔ سمجھو ۔
جمیل ۔ مین نہین سمجھتا ۔ اسی سے تو پوچھتا ہون ۔

ریاض - تمھاری عقل کہان رہی - دیکھو اس کو چہرہ پر مل لینا تمھارے اُس کام مین کیسا بکار آمد ہوگا -

جمیل - (سمجھکر) واللہ - ریاض تم بڑے ہوشیار آدمی ہو -

ریاض - اجی تمنے مجھسے پہلے کہا ہی نہین - ورنہ معلوم نہین مین تمھین کیا کیا حکمتین بتاتا - انسان کی عقل عجب کام دیتی ہی -

جمیل - قسمت مین تو یہ تردوات تھے - کہتا کسطرح - مگر ریاض مین پھر کہتا ہون کہ یہ کام تم ہی سے خوب بنے گا -

ریاض - نہین نہین جو مین کہون وہ کرو - تم ہمت باندھو - مین تو کہتا ہون اور سب انتظام مین کردونگا -

جمیل - تو پھر کل ہی سب ہو جاوے -

ریاض - بہتر ہی مجھے چاہے جسقدر تکلیف ہو مین کل ہی سب انتظام کردونگا -

جمیل - صبح تڑکے مین تمھارے یہان آجاؤنگا -

ریاض - نہین - مین خود آؤنگا -

جمیل - اور ہم تم وہان ساتھہ چلینگے -

ریاض - مین پہلے چلا جاؤنگا تم تھوڑی دیر بعد آنا -

جمیل - یہ آخر کیون -

ریاض - اسمین بھی مصلحت ہی - تم نہین جانتے - ساتھہ ساتھہ جانا ٹھیک نہین - عقل کے خلاف ہی -

جمیل کے کانون کو ریاض کی یہ آخری باتین گران معلوم ہوئین مگر اُسے اسکی وجہ اور مصلحت سوچنے کی فرصت نہ تھی - ایک مرتبہ پھر وعدونکا استحکام ہوا - اور ریاض اپنے گھر واپس چلا آیا -

چھٹا منظر

"دارسے جنات"

آفتاب نئی دنیا کے مقابل ہو گیا تھا اور پرانی دنیا مین مصنوعی روشنی

سے کام لیا جارہا تھا - اپنے مکان مین حسینہ کی والدہ تخت کے چوکے پر
بیٹھی ڈلی کاٹ رہی تھی - اُسکے پاس ایک چوکی پر حسینہ قرآن شریف
کی تلاوت کررہی تھی - گھر کی اور عورتین کاروبار مین مصروف تھین کہ ایک مرتبہ
مکان کے ایک کونے پر کوئی چیز دھم سے گری - نگاہین اُٹھین - ایک سیاہ
لنبی - موٹی - ہیبت ناک چیز حسینہ کی والدہ کی طرف بڑھی - اوپر بعض
بعض اوقات کچھ چمک سی معلوم ہو جس سے آنکھ - ناک - مُنھ کی تمیز ہوئی
حسینہ کی والدہ اور گھر کی قریب قریب کل عورتین دیکھتے ہی وہ ارے جنّات"
چیخ چیخ کر بیہوش ہو ہوگئین - حسینہ بھی جھجک کر چلا اُٹھی اور وہین گر گئی -
تھوڑی دیر بعد کچھ مضبوط دل کی عورتون نے بیہوش عورتون کو ہوش مین
لانا شروع کیا - حسینہ اور حسینہ کی والدہ بھی ہوش مین آئین - اُٹھین
مگر نہایت مخوف - تھر تھراتی - حسینہ کی والدہ نے قرآن پاک کی صورتین
پڑھنا شروع کین -

جنّات - (اپنی کرخت آواز مین) ڈرو نہین ——— مٹھائی کھاؤگی -

یہ کہکر اُسنے گھر مین لگے ہوے امرود کے درخت کو ہلایا اور اُسپر سے
مختلف قسم کی بہت نفیس مٹھائی - لکھنؤ کی دارالشفا کی برفیان - گرین لیکن
جب اُسنے دیکھا کہ خوف حرص سے زیادہ زوردار ہی اور حسینہ کی والدہ
قرآن شریف کی سورتین اور بھی جلد جلد پڑھ پڑھکر دم کررہی ہی تو اُسنے
کہا - قرآن شریف ہم خود پڑھتے ہین - اس سے کیا ہوگا - (حسینہ کو بتاکر)
اچھا اسی لڑکی سے کہو قرآن شریف بہ آواز پڑھے - حسینہ پہلے خاموش رہی
مگر چند مضبوط دل عورتون کے کہنے سے - جنّات کی تاکید مزید پر - آہستہ آہستہ
رُک رُک کر پڑھنا شروع کیا - حسینہ جہان جہان غلطی کرتی فوراً وہ جنّات
صحیح کر دیتا - پوری ایک سورت بھی ختم نہ ہونے پائی تھی کہ اُس جنّات نے
کہا " بس قرآن شریف بند کردو " جسکی تعمیل کی گئی -

دیر تک کی یکجائی سے یا اور کسی وجہ سے ایک عورت کو اُس جنّات سے
اُسکا نام اور رہنے کا مقام دریافت کرنیکی جرأت ہوئی -

جنات ۔ ہمارا نام کالے خان ہی اور رہتے یہین ہین ۔ تم جانتی نہین ہو؟ پہر تم نے ہمارے دوست سے کیون کہا تہا کہ گہر مین ایک جنات رہتا ہی جسکی وجہ سے ہم لوگ بیمار رہتے ہین ۔

وہی عورت ۔ دوست کون ؟

جنات ۔ حافظ محمد جمیل ۔ اور کون ۔ (حسینہ کی والدہ کی طرف غصہ سے دیکھکر) تم لوگ سب آج اُسی کی سفارش سے محفوظ رہے ہو ۔ ورنہ (پیر زمین پر پٹک کر) ایک ایک کی ٹانگین چیر ڈالتا ۔

حسینہ کی والدہ پر اس ڈپٹ کا اثر پورا ہوا ۔ تام کو جو تسلی ہوئی تھی وہ بھی کافور ہو گئی ۔ مگر اُس عورت کو جو باتین کر رہی تھی کوئی ایسا ہر اس نہین ہوا ۔ اور اُسنے ہاتہہ جوڑ کر کہا کہ آپ خفا نہ ہوجیے یہ بتا دیجیے کہ خطا کیا ہوئی

جنات ۔ اچھا اس عورت سے (حسینہ کی والدہ کو بتایا) کہو ڈرے نہین ۔

وہی عورت ۔ پہر آپ تو غصہ کرتے ہین اسی لیے وہ ڈرتی ہین ۔

جنات ۔ سنو ۔ جمیل ہمارا نہایت صادق دوست ہی ۔ بہت بڑا دوست ہی ۔ ہم آج اُس سے ملے تو معلوم ہوا کہ وہ یہان آنے جانے سے منع کر دیا گیا ہی ۔ (بھوین چڑھا کر) اُسپر اتہام لگایا گیا ہی ۔ ہمکو نہایت ہی غصہ معلوم ہوا اور ہم اُسی وقت چلے کہ تم لوگون کو تہ و بالا کر ڈالین ۔ ایک کو نہ چھوڑین مگر اُس نے کسی طرح نہ آنے دیا ۔ لیکن اب اگر وہ روکا گیا تو ہم قسم کہاتے ہین حضرت سلیمان کی کہ اس گہر مین ایک کو نہ رکھینگے ۔ بلا وجہ روکنے کے معنی کیا

وہی عورت ۔ بہت خوب حضور ۔ اب نہ منع کیے جاوینگے ۔

جنات ۔ (غصہ سے) تم نہین ۔ وہ عورت (حسینہ کی والدہ کو بتایا) اقرار کرے ۔ ورنہ پھر ہم آج ہی اسیوقت ۔

وہی عورت ۔ (حسینہ کی والدہ سے بہت جلدی سے) بی بی کہدیجیے ۔ کہدیجیے ۔

حسینہ کی والدہ ۔ (پست آواز سے) بہت اچھا ۔

جنات ۔ (اُس عورت سے جسنے اُس سے پہلے باتین کرنا شروع کی تہین)

جاؤ اس اکدرسے کے کنارے کے طاق پر چہ شیشیان عطر کی ملینگی اور اُسی کے پاس والے طاق پر ایک سیاہ بوٹ ہوگا - اُٹھالاؤ -

سب عورتین حیرت سے دیکھنے لگین - وہ عورت چلی گئی اور بوٹ اور شیشیان اُسی مقام سے اُٹھا لاکر جنات کو دیدیا - جس سے عورتون پر صرف حیرت ہی نہین بلکہ اس جناتی قدرت کے خیال سے خوف بھی طاری ہوا -

جنات - (شیشیان حسینہ کی والدہ کے پلنگ پر رکھکر) لو یہ ہم تمھین دیتے ہین - (بوٹ بھی وہین رکھکر) یہ بوٹ ہمارے دوست جمیل کو جب وہ آوین دیدینا - ہم کل صبح تڑکے اُنھین پہونچا دینگے (بہ آواز بزور) سمجھین - یہ کہکر وہ جنات دو تین بار بہت زور شور سے چلایا - اُچکا - کودا - پھاندا - صورت بہت ڈراونی بنا کر عورتون کی طرف لپکا - جس سے عورتین دہل گئین - خوف مین زیادتی ہوگئی - کوئی چیخ کر بھاگی - کسی نے اوندھی گر کر مُنھ چھپا لیا - آنکھین میچ لین - اور چند اور شیطانی حرکتین کرکے کوٹھے پر چڑھکر غائب ہوگیا - مگر اُسکا ڈر عرصہ تک میدان کیے رہا - عورتون کے جب ذرا اوسان درست ہوے اور اُنھون نے آنکھین کھولین تو بھی کچھ دیر تک وہی صورت نظرونکے سامنے رہی - تصور تصویر پر منجر ہوتا رہا اور رات کو اُکھڑی نیند آئی بھی تو تخیل خواب کا پہنکر وہی نقشہ اور مہیب بناکر وہی حرکتین اور ڈراونی بنا کر پیش نظر کرکرکے چونکا دیا کیا -

جون تون صبح ہوئی اور آفتاب کی کرنون کے نمودار ہونے کے کچھ دیر بعد جمیل بھی آ پہونچے - دروازے پر پکارا ہم آوین“ -

حسینہ کی والدہ - (بے دلی سے) ہان -

جمیل - (اندر آکر) تسلیم -

حسینہ کی والدہ - جیو بھیا - یہ تم نے ہم لوگون پر کل کیا آفت بھجوا دی -

جمیل - یہان میرے لیے ایک جوڑا جوتا ہوگا - بوٹ سیاہ رنگ کا

حسینہ کی والدہ - (بہ آواز مردانہ) وہ جوتا لادو (جمیل سے) بھیا تمھارے نہ آنیکی ممانعت مین نے خود تو کی نہ تھی - یہان سے معلوم نہین کسنے کیا لکھ بھیجا

کہ وہان سے منادی آگئی - میری اسمین کیا خطا تھی -
جمیل - مین نے تو کچھ نہین کیا - بلکہ مین نے کالے خان کو بہت طرح سے منع کر دیا تھا - مگر ہان اسمین شک نہین کہ اُنکو غصہ ضرور معلوم ہوا تھا اور بہت جز بز ہوے تھے - آخر یہان کیا کیا کیا؟ یہان سے جا کر مجھسے تو اُنہون نے یہ بیان کیا کہ مین مٹھائی اور عطر اُن لوگون کو دے آیا ہون -
حسینہ کی والدہ - ہان اپنے نزدیک اُنہون نے چاہے کچھ نہ کیا ہو مگر میرے تو اب اسوقت بھی اُنکی باتین کرنے سے رونٹین کھڑے ہو گئے ہین -
(جھجک کر) اللہ -
جمیل - مین نے اُنکو روکا بھی تھا مگر اُنہون نے نہ مانا - سنتے ہی آگ بگولا ہو گئے تھے - معلوم نہین کن کن دقتون سے دھیمے پڑے -
حسینہ کی والدہ - بھیا تم روز آیا کرو - تمہارا گھر ہی - مگر - مین تمہارے ہاتھ جوڑتی ہون اُنکو آنے سے منع کر دو - وہ اب نہ آوین - دیکھو حسینہ کا چہرہ اُتر گیا ہی اور مین تو مر ہی جاؤنگی -
جمیل - بہت اچھا - اب وہ کبھی نہ آنے پاوینگے - آپ پریشان نہون مین اسکا ذمہ دار بنتا ہون - مگر ایک شرط ہی کہ جن جن باتون کی وہ ہدایت کر گئے ہین اُسپر ضرور عمل ہو - ہر جمعرات کو وہ اکدرہ لیپا جایا کرے اور چراغ جلا کر لوبان سلگا دیا جایا کرے - کچھ خوشبو کی چیزین - عطر - پھول رکھدیے جایا کرین -
حسینہ کی والدہ - بھیا اسمین کسیطرح فرق نہ آنے پائیگا - کوئی جمعرات خالی نہ جانے پایا کریگی -
اسی قسم کی باتین رہین اور اکثر رہا کین - جمیل بلا ناغہ روز آیا کیے اور گھر مین جو ذرا سی بھی نئی بات ہو اُسے بھی آکر فوراً بیان کر دیا کیے - کبھی خوشبو سلگنا رہجاوے - کبھی لیپنے مین کوتاہی ہو - کبھی چراغ مین تاخیر ہو جاوے کسی کے کہین چوٹ ووٹ لگ جائے - بخار آجاوے جو ہو جمیل آکر صاف صاف کہدین - چراغ نہین جلا تو اُسپر کالے خان کا

چراغ پا ہونا برافروختگی جتانا - کسی کو کچھ کسیطرح کی تکلیف پہونچی ہوئی ہوتی تو اُسکا سبب اگدرسے مین فلان دن خوشبو نہ سلگنے سے کالے خان کی بے دماغی - ناراضی - ٹھہراتے - کبھی عمدہ نفیس چیزین - جو ایک قصبہ مین نایاب تھین - لاکر کالے خان کا سکہ بٹھاتے -

بہرحال چند دنون یون بھی اچھی گذری -

ساتوان منظر

وپھر یہ خط آیا ہی،

موضع ج مین منشی سلامت علی صاحب ایک مکان کے ایک کمرے مین بیٹھے بالون مین کنگھی کررہے تھے کہ ڈاکیا آیا اور اُنکو ایک لفافہ دے کر چلا گیا - جب کنگھی سے فراغت ہوئی تو اُنھون نے ڈاڑھی چڑھا کر رومال سے باندھی - لفافہ چاک کرکے خط نکالکر پڑھنا شروع کیا - لکھا تھا -

برادر عزیزی - یہان سب خیریت ہی - اپنی خیریت سے مطلع کرو - تمھارے خط آنیکے تھوڑے دن تک تو جمیل نہ آیا مگر اب پھر روز آتا جاتا ہی سنا جاتا ہی کہ گھر مین کسی جناتت نے آکر سفارش کی ہی -

مین نے تمکو پہلے لکھا تھا اور اب پھر خیر طلبی کی راہ سے لکھتا ہون کہ جمیل کا بے تکلف آنا جانا درست نہین - اب محلہ بھر مین جابجا شگوفے کھلنے لگے ہین - آپسمین کچھ ہمدردی تو رہی نہین - بدی غالب آگئی ہی - ذراسی کوئی بات ہو تو زبان خلق اُسے لے اُڑتے ہی - اور افسوس یہ ہی کہ ہمیشہ بدنیتی سے شہرت کی جاتی ہی - تم جانتے ہو عورتین بہت سریع الاستحالہ ہوتی ہین - طبیعت کی کمزوری اُنکی خاص صفت ہی - اس لیے مین ڈرتا ہون کہ اگر اُڑتے اُڑتے یہ خبر صادق کی مان تک پہونچی تو مین لاکھ چاہون مگر منگنی ضرور شکست ہو جاویگی - اس سے بھی زیادہ مجھے تمھاری مفت کی بدنامی کا خیال آتا ہی - اور میری یہ بزرگانہ صلاح ہی کہ جسطرح ہو جمیل کا آنا موقوف کردینا چاہیے - یہ مین بخدا کسی بدگمانی سے نہین کہتا مگر تم

خود خیال کرو کہ کسقدر بیجا ہی - جمیل سے عزیزداری ضرور ہی مگر اسلام کے
قانون سے وہ بھی نامحرم ہین - میرے خیال مین اسلام نے پردہ قائم کرکے
طرز معاشرت انسان مین بہت بڑی اصلاح کی ہی - انسانکی سریع الاشتغال
طبیعت کے لحاظ سے - جانورانہ اور غیر مہذب طریقے مین یہ تبدل پیدا
کردیا ہی جس سے عصمت وعفت مین زیادہ پختگی قائم ہو گئی ہین ان نئی
روشنی والون کے خیالات سے جو پردے کے سے بکار آمد طریقہ کو توڑنے کی
کوشش کرتے ہین بہت خلاف ہون اور اُنہین دور اندیش نہین سمجھتا - وہ
کہتے ہین اس قید کے نتیجہ خراب ہین - مین کہتا ہون اُس سے آزادی کے نتیجے
خراب تر ہونگے - یہ بربات کو بدتر سے روکنا ہوا - ہندوستان کی موجودہ
حالت مین - رائج الوقت تعلیم کی وجہ سے اور تخالف قومی کے باعث
یہان پردے کی اشد ضرورت ہی - فقط - بر رسولان بلاغ باشد وبس -

نیک اندیش محمد اسحاق بقلم محبوب عالم عفی عنہ

(از فقیر)

سلامت علی اس خط کو پڑھکر متعجب ہوے اور اُس سے زیادہ رنجیدہ
تعجب جنات کی سفارش سے ہوا اور رنج بدنامی کے خیال سے - ہاتھ پر
سر رکھکر تھوڑی دیر تک ساکت سوچا کیے وہ کیا کرین کچھ سمجھہ مین نہین آتا -
مفصل حال بھی نہین معلوم - لڑکیون کا معاملہ بہت نازک ہوتا ہی " بہ آواز
" کوئی ہی " خدمتگار کو دیکھکر وہ ذرا شفاعت میان کو بھیجدو " خدمتگار گیا اور
تھوڑی ہی دیر بعد ایک صاحب آئے جنسے مخاطب ہو کر سلامت علی نے
کہا وہ یہان آؤ اس کرسی پر بیٹھ جاؤ "

شفاعت علی وہ بہت خوب " کہکر کرسی پر بیٹھ گئے -

سلامت علی - (خط دیکر) دیکھو بھائی محمد اسحاق کا آج پھر یہ خط آیا ہی -
نہ جانے کیا معاملہ ہی اور کیا مقدر -

شفاعت علی - حیرت تو ہی (خط پڑھکر) یہ تو ایک نئی بات ہی - یہ جنات،
کیسا اور اُسکی سفارش کیا - بھائی محمد اسحاق نے بھی بس ایک جملہ لکھدیا -

سلامت علی - ہان مفصل حال کچھ معلوم نہین - مگر وہ جو کچھ ہو یہ تو
اُنکا لکھنا بہت ہی صحیح ہی کہ جمیل کا گھر مین آنا مناسب نہین -
شفاعت علی - بیشک یہ ضرور ہی - گھر مین خود ہی اسکا خیال ہونا چاہیے
معلوم نہین خدا کو کیا منظور ہی - معلوم نہین یہ جنّات کا کیا معاملہ ہی - مین
تو جنّاتون کا قائل بہی کم ہون -
سلامت علی - یہ تو مین نہین کہ سکتا کہ انکا وجود نہین اکثر تجربے ذاتی
ہوئے ہین - مگر یہ ضرور ہی کہ جنّاتون وغیرہ کے متعلق افترے بہت سے
باندھے گئے ہین - اب اللہ جانے یہ ہمارے یہان کا کیا معاملہ ہی حسینہ
کی مان نے ایک آدھ مرتبہ اور بھی ذکر کیا تھا - جو ہو - عزت و آبرو کا خدا
ہی نگہبان ہی -
شفاعت علی - عورتون کے شبہات ایسے ہی ہوا کرتے ہین - مین
مدت سے گھر گیا بھی نہین - کہیے تو پہر خود ہی دو چار روز کے لیے چلا جاؤن
سب حالات مفصل طور سے معلوم بھی ہو جاوین اور سب انتظام بھی ہو جاے
معاملہ نازک ہی -
سلامت علی - ہان یہی مین بہی کہنے والا تہا - مین خود چلتا مگر راجہ صاحب
اجازت کیون دینگے - انھون نے مجھے اپنے ہمراہ کلکتہ لے جانیکو کہا ہی اور
کل ہی جانا ہی - تم بہی کل ہی چلے جاؤ - اور بھائی محمد اسحاق کے مشورہ
سے سب انتظام کر دو - اسمین تساہل اچھا نہین -
شفاعت علی - جی ہان لڑکی کی منگنی کا معاملہ نازک ہوتا ہی - کہین چھوٹ
نہ جاے تو دقت ہو -
سلامت علی - نہین بہائی محمد اسحاق بہت سمجھدار آدمی ہین اور بہت
مستقل مزاج ہین - منگنی یون جمیل کے آنے جانے سے چھوٹ جانے کی
کوئی وجہ بہی نہین - جمیل بھی عزیز ہی ہی - مگر بدنامی سے البتہ خدا بچاے -
شفاعت علی - جی اسی کا تو ڈر ہی - عوام ذرا سی بات کو بھی لے اُڑتے
ہین - بُرائی بہت جلد پھیل جاتی ہی - اور بات سے بات پیدا ہو جاتی ہی -

چاہے واقعہ اصلی کچھ اور ہی ہو مگر لوگ اُسمین اپنے مطلب کے حاشیہ پڑھا کر اُسے اور ہی رنگ مین رنگ دیتے ہین۔

سلامت علی۔ ہان۔ اسی باعث جمیل کا آنا جانا مناسب نہین۔ تم ہو تو سب سے پہلا کام یہی کرنا۔ اور صرف آمد و رفت ہی نہ بند کرنا بلکہ گھر کی ماماؤن وغیرہ کی بھی کافی نگہداشت کر دینا۔

شجاعت علی۔ جی ہان۔ مین انشاء اللہ سب انتظام کر دونگا حسینہ لکھی پڑھی بھی تو ہین۔ اس سے روک ٹوک کی دقت بڑھجاویگی۔ مگر مجھ سے جہانتک ممکن ہی مین سب انتظام کر دونگا۔

سلامت علی۔ خط کتابت کی روک تھام بہت ضروری ہی۔ مگر مین سمجھتا ہون اسکی نوبت ابھی نہ آئی ہوگی۔ اور خدا نہ کرے کہ آئی ہو۔ ورنہ شاید مین اُس لڑکی کی جان کا دشمن ہو جاؤن۔

شجاعت علی۔ اسمین کلام نہین کہ بدنامی کی بڑی سعاون خراب تحریرین ہین۔ مگر خیال عزت احتیاط کو بڑھا دیتا ہی۔ مین کوئی پہلو نہ چھوڑونگا۔ انشاء اللہ

سلامت علی۔ مگر مجھے تو اب اطمینان نہین ہوتا۔ یہ تمنے اُسکا لکھا پڑھا ہونا خیر ایاد دلایا۔ خط و کتابت کے ذریعہ ایسے آسمان ہو گئے ہین کہ اسکی روک ٹوک مین بہت دقت ہوگی۔ یہ جانتے تو حسینہ کو پڑھایا ہی نہ ہوتا مگر یہ کیا خبر تھی۔

شجاعت علی۔ سچ ہی کہ عورتون کے لیے تعلیم کتابی سے تربیت۔ اور تہذیب اخلاق زیادہ ضروری ہی نظامی نے علم کو رہبر اور رہزن دونون کہا ہی عورتون کے لیے اکثر علم رہزن ہی ہو جاتا دیکھا گیا ہی۔ اور عورتون ہی پر کچھ موقوف نہین۔ جس طرح بیوقوف کا مال خدا سے لڑنے کا ہتھیار ہے اسی طرح ناقص العقل کا علم مکر و چالاکی بڑہانے کا ذریعہ۔ تعلیم کے ساتھ تربیت نہایت ضروری ہی۔ ورنہ تعلیم خود ہی خرابی پیدا کریگی۔ علم کا کام طبع انسانی پر جلا کرنا ہی[۵]

[۵] عورتون کی تعلیم کا کیا ذکر۔ ہندوستان مین تو آجکل یہ مسئلہ پیش ہی کہ اپنے لڑکون کو اب کیا پڑھانا چاہیے کسطرح پڑھانا چاہیے اور کس غرض سے پڑھانا چاہیے۔ م ح

سلامت علی - مگر پہلے تو تمنے بھی کچھ نہ کہا -
شجاعت علی - مین آپکی راے سے اختلاف کرنیکی جرات نہ کر سکا تھا -
سلامت علی - خیر- اب تو جو غلطی ہوئی سو ہوئی - عمدہ انتظام سے غلطیان بھی درست ہو جاتی ہین - یا کم سے کم اُنسے نقصان تو نہین پہونچتا - انتظام کی خوبی یہی ہے -
شجاعت علی - جی ہان اسمین شک نہین - مین پہونچکر انشاء اللہ سب انتظام کر لونگا - ابھی تو یہ بات اختیار سے باہر نہین معلوم ہوتی - جمیل کا آنا جانا مین فوراً بند کر دونگا - بڑی بات یہی ہے -

آٹھوان منظر

جمیل

جمیل اسوقت اپنے مکانمین بائین ہاتھہ پہ سر رکھے ایک کرسی پر بیٹھا ہے - چہرے سے حزن و ملال مترشح ہے - وہ عاشق ہی کیا جسکے دل کا جو حصہ اُسکے پاس رہ گیا ہو وہ بیچین نہ ہو - آنکھہ کا لڑنا درد و غم کی چڑھائی کی بدی ہے - طبیعت کا آنا ایک دل لگی معلوم ہوتی ہے - جمیل بھی یہی سمجھا تھا - مگر اب اُس سے کوئی پوچھے تو شاید یہ جواب دیگا -

شعر

ہم تو سمجھے تھے طبیعت آگئی　　　یہ نہ تھا معلوم آفت آگئی

شجاعت علی کا پہونچکر پہلا کام یہی تھا کہ وہ اسکی آمد و رفت موقوف کر دین - اور یہی اس وقت اُس کی آزردگی کا زیادہ باعث ہے - جمیل کا نہ کوئی مونس ہے نہ ہمدم حضرت ریاض بھی کہین گئے ہوے ہین تفکرات ہی کے وقت دوست کی قدر معلوم ہوتی ہے - غمگسار نہو تو غم نہین کٹتا - جمیل کوئی ایسا مستقل مزاج شخص بھی نہین اور نہ دماغ ہی ایسا قوی رکھتا ہے کہ اُسے مشیر کی حاجت نہو - اور اگر رکھتا بھی ہوتا تو کیا عشق کے

تصرف سے قوی دل تو دماغ کب بچارہ سکتے ہین - جب حضرت عشق کا گذر کسی کے دل مین ہوتا ہے تو پہلا کام اُنکا یہی ہوتا ہے کہ وہ عقل سے تنازع پیدا کرین - دماغ کو بھی اپنے تحت حکومت مین لین - اگر وہ اپنی اِس کوشش مین کامیاب ہوتے ہین - اور قبضہ پاجانے پر پھر وہ عقل کو ناچکاڑا ہو کر بھی نہین رہنے دیتے - اور بالکل خود مختارانہ حکومت کرتے ہین عقل کی توقیر گھٹ جاتی ہے - ایک بندۂ عشق کا مقولہ ہے ؎

خرد ہرچند نقد کائنات ست | چہ سنجد پیش عشق کیمیا کار

اور اصل بھی یہی ہے کہ عشق اور عقل کا جب معرکہ ہوتا ہے تو میدان عشق ہی کے ہاتھ رہتا ہے - عشق وہان پہونچتا ہے جہان عقل کی رسائی نہین اُس راہ مین وہ بالکل معذور ہوتی ہے ؎

پوچھی جو راہ عشق تو چپ ہو کے رہ گئی | کمبخت عقل بھی ہوئی نادان مرے لیے

عقل کو عشق سے سبق لینا پڑتا ہے بقول حافظ ؎

دل چو از پیر خرد نقل معانی می جست | عشق میگفت بشرح آنچہ برو مشکل بود

یہ سچ ہے کہ وہ عشق اور ہے - اُسکی بارگاہ بہت عالی ہے - اُسکے رسائی بہت دور تک ہے - اُسکی برتری کو اور اک مشکل سے پہونچتا ہے وہ سب پر حاوی ہے - مگر عشق مجازی بھی عقل سے لڑ بیٹھتا ہے - دماغ بیکار کر دیتا ہے - جمیل پر اُس کا پورا تصرف ہو چلا تھا - اس لیے اُس کو دوست غمخوار کی حاجت آ پڑی تھی - عشق کے معالج اگر کچھ بن سکتے ہین تو دوست - جمیل کا اگر کوئی دوست ہوتا تو وہ اپنے صحیح دماغ سے جمیل کے بگڑتے دماغ کی کارروائیون کی اصلاح کر لیتا - اُسے کارآمد ذرائع سمجھا سکتا - اُس کے دل نے قرار اور دماغ منتشر کی یکسوئی و راحت کا سامان مہیا کرنے کی تدبیرین نکال سکتا اُسکا رقیب (وہ بیچارہ جانتا بھی نہین کہ کون رقیب ہے) صادق اُس سے بہت زیادہ کمزور عقل و طبیعت کا شخص ہے مگر اُسے خوش قسمتی سے ایک سنجیدہ دوست مل گیا ہے جو اُسکا کام بنا رہے ہوے ہے - یہ محبوب ہی کی تدابیر کا نتیجہ ہے کہ جمیل

حسینہ سے ملنے کو ترستا ہی ورنہ حسینہ کے والد کو جسقدر جمیل نے اپنی
بے اعتدالیون سے ناراض کردیا ہی اُس سے زیادہ صادق اپنی بیوقوفی سے
کردیتا۔ اور تب ممکن تھا کہ جمیل کی بے اعتدالیان بھی خفیف ہوجاتین کیونکہ
صادق کی حماقتین بجاے اسکے کہ جمیل کو نقصان پہونچادین اُسکے خود کے لیے
ضرررسان ہوجاتین۔

جمیل صادق کی طرح بدباطن نہین۔ وہ معمولی عقل رکھتا ہی مگر طبیعت
کا بُرا نہین اور اب اُسکی زندگی کا حاصل مقصد حسینہ ہی۔ وہ ایسا عقلمند
نہین مگر عاشق صادق ہی۔ اب اُسے نہ اپنی ذلت کی پرواہی ہی اور نہ کسی
قسم کے قیود کی پابندی۔ محبت نے اُسکی تمام خواہشات پر غلبہ حاصل
کرلیا ہی۔ ہروقت اُسے یہی ایک فکر رہتی ہی کہ جسطرح ہو حسینہ سے
ملاقات کا کوئی ذریعہ نکل آوے۔ وہ جانتا ہی کہ اُسکا عشق بے اثر نہین۔
حسینہ خود اُسکے لیے بیچین رہتی ہی۔ جب موقع ملتا ہی خط وکتابت سے تسلی و
تشفی کردیتی ہی۔ جب اُسے کچھ دن نہین دیکھتی افسردہ ہوجاتی ہی۔ جمیل نہین
جاسکتا۔ تو مرادن کے توسط سے سلام پیام اور دریافت احوال ہوجاتا ہی
حسینہ کا محبت کرنا جمیل کے جوش عشق کو دوچند کرتا ہی اور اُس کی صورت
کی لگاوٹ کے ساتھہ یہ قلبی کشش اور اُسے بیچین کرتی ہی۔

کیا حسینہ فی الواقع حسین ہی؟ معمولی نظر تو چاہے ایسا حسین
نہ پاوے مگر جمیل سے کون کہے۔ اُسکی آنکھہ مین تو اُس آفتابی چہرے کے
سامنے چاند ماندہ ہوجاتا ہی۔ حسن عشق مین روح پہونکتا ہی۔
اور عشق حسن مین جلوہ گری زیادہ کرتا ہی۔ شعر

حسن تہا ہوشربا اُسکا بلاشک لیکن عالم افروز بنایا اُسے دل نے میرے

حسینہ کو جمیل نے اور حسین بنادیا ہی۔ اور وہ خود اپنے خیال مین حسین ہوگئی ہی

گر یقین دانم کہ بر من عاشقے از جمال خویش حیرانت کنم

یہ خیال کہ ہمکو لوگ چاہتے ہین خود ہی حسین بنادیتا ہی۔ اور اک خوبی
غرور پیدا کردیتا ہی۔ اگر کوئی اپنی چیز قابل تحسین معلوم ہو تو اپنا دل اُسکی

زیادہ قدر کیونکر نہ کرے گا۔ آئینہ خود پرستی سکھاتا ہی اور عاشق کی زبان غرور پیدا کرتی ہی۔ ؎

دیکھیے لاتی ہی اُس شوخ کی نخوت کیا رنگ اُسکی ہر بات پہ ہم نام خدا کہتے ہین

معشوق کے صفات مین۔ جفا کیش۔ غارتگر۔ سفاک۔ ظالم۔ وغیرہ وغیرہ۔ کے الفاظ استعمال کیے جاتے ہین۔ یہ کیون؟۔ جور و جفا اُسکا شیوہ ہو جاتا ہی یہ کیون؟۔ اسلیے کہ اُسے خود اپنے عاشق شیدائی سے ایک قسم کی رقابت پیدا ہو جاتی ہی۔ اپنے حسن و جمال۔ عشوہ و ناز کی تعریفین سُن سُنکر بلکہ اُنکا اثر دیکھ دیکھکر اُسکے خود کے دل مین بھی کچھ نہ کچھ اُنکا خیال آجاتا ہی۔ اور چونکہ وہ خوبیان اپنی ہی ہوتی ہین۔ حاجت روا ہونے کا بھی فخر حاصل ہوتا ہی۔ لوگون کی جان تک کی حکمرانی میسر آجاتی ہی۔ اسلیے ذرا تمکنت۔ بے اعتنائی۔ سفاکی بڑھجاتی ہی۔ اپنی صورت اپنی آنکھون مین۔ اپنی ادا اپنے دل کو بھلی معلوم ہوتی ہی۔ اور دوسرے چاہنے والے کی بے قدری ہو جاتی ہی۔ اس حالت مین اُسوقت ایک بدیہی فرق ہو جاتا ہی جب محبت باہمی ہو جاتی ہی۔ محبت کا تو باہمی ہونا ضروری ہی ع۔ یہ آگ وہ نہین کہ یہان ہو وہان نہو۔ مگر بعضون مین شوخی و شرارت زیادہ ہوتی ہی اُنکا دل محبت کے اثر کو دیر کو مانتا ہی۔ اور بعض کسیکی خون فشان آنکھون۔ زعفرانی رنگت۔ شرر بار آہون کو دیکھنے کی تاب نہین لاتے اور خود بیچین ہو جاتے ہین۔

شعر

اُلفت کا جب مزہ ہی کہ دونون ہون بیقرار دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

حسینہ اور جمیل کی محبت باہمی اور ہی دونون مبتلا۔ حسینہ جمیل کو لاکھون سے بڑھکر سمجھتی ہی اور جمیل بھی اپنے کو حسینہ کے قابل سمجھتا ہی ؎ وان حسن لاجواب ہی یان عشق بیمثال + میرے اور آپکے ہی برابر کا سامنا۔ حسینہ کو نام جمیل بھلا معلوم ہوتا ہی۔ جمیل کو ہر چیز جو حسینہ سے منسوب ہو۔ غرضکہ محبت کم یا زیادہ دونون کے دلونمین ہی۔ مگر کیسی محبت! ہوس نفسانی سے آلودہ

؎۱ الفاظ نئے ہین اسلیے خیال مین بھی ندرت آگئی ۔ م ح

یا وہ پاک اور پاکیزہ جو صرف انسان ہی کو ملی ہے۔ صرف شباب کی امنگ ہی؟ یا وہ خفیہ رابطہ جو بخود ایک دل کو دوسرے دل سے ملا دیتا ہی۔
حسینہ ایسی حسین تو نہین کہ جو دیکھے فریفتہ ہی ہو کر رہے مگر اس سے کون انکار کر سکتا ہی۔ کہ اُسکی صورت مین نمک۔ نقشہ مین لگاوٹ۔ آنکھون مین رس نہین۔ جمیل بھی خوشرو جوان ہی۔ بس پھر ان دونون کا عشق انکی عمرون کے ساتھ چلے گا۔ جون جون عمرین بڑھینگی دل آویزی صورت مین فرق ہوگا۔ محبت مین کمی ہوگی۔ ؎

چاندنی دو ہی دن کی ہے واللہ چاند سے ٹکڑے کی نہ کرنا چاہ

طرز آغاز محبت سے بھی یہی پتہ چلتا ہی کہ یہ فقط تار نظرہ پھیر ہی۔ آنکھونکو بدلتے کیا دیر لگتی ہی۔
حسینہ اور جمیل دونون عنفوان جوانی پر ہین۔ ایک طرف اگر جوش شباب کے ناپنے کے پیمانے منھ تک بھر آئے ہین تو دوسرے طرف حرارت غریزی نے بڑھکر ناک کے نیچے اور ٹھڈی پر دھوان دے دیا ہی۔ جوانی دیوانی۔ جب جوش کم ہوگا عشق بھی جاتا رہیگا۔
تو یہ عشق کہیل ہے اور محض دل لگی؟ نہین۔ جمیل کو حسینہ کے صرف دیدار کا اشتیاق رہتا ہی اور جب تک دیکھتا نہین بیچین رہتی ہی۔
ایک مرتبہ نہین پندرہ بیس بار بالکل تخلیہ کے موقع بھی ملے مگر تعلق ناجائز کی چھاؤن بھی نہ آنے پائی۔ خواہشات نفسانی باوجود یکجائی و تنہائی کے راہ نہ پانے پائے۔ اشتیاق ملاقات اور محبت مین روز افزون ترقی ہی رہی۔ جمیل کے دل و دماغ مین حسینہ ہی کا خیال اور سودا رہتا۔ جو کیفیت ایک کی دوسرے کے منھ پر تھی وہی پیٹھ پیچھے۔ صداقت مین کسیطرح کا فرق نہ آتا تھا۔ پیٹھ پیچھے لحاظ اور پاس مین زیادتی ہی رہی۔
ہم یہ نہین کہتے کہ وہ عقد ہو جانیکے خواہان و کوشان نہین۔ یعنے وہ لطف صحبت اٹھانے کے بھی آرزومند ہین۔ مگر ہین وہ دونون عاشق پاکباز

اور صادق عقد کے آرزومند ہین تو مجبار ہینے ۔ بلا خرخشہ و بلا تکلف ایک دوسرے کے پاس اُٹھنے بیٹھنے کے لیے ۔ ہم لکھ چکے ہین کہ جمیل کوئی مستقل طبیعت کا شخص نہین اور یہ ظاہر کیے دیتے ہین کہ حسینہ بھی لغزشین ہین ۔ وہ اور نہین تو اس خیال سے بیباک ہوگئی ہی وہ اُوبر بدنامی تو ہوہی گئی ۔ پھراب کس بات کا ڈر،، ان حالات کو دیکھتے جمیل پر ضرور خواہشات نفسانی کا غلبہ ہوجانا چاہیے تھا مگر نہین ہوا ۔ دل اُسکا بے لوث تھا اور محبت اُسنے دل ہی سے کی تھی گو آنکھون کی راہ سے ۔ جمیل اگر خود پاکباز نہ ہوتا ۔ یعنے وہ حسینہ کو دوسری راہ پر لگانا چاہتا تو شاید حسینہ بہک جاتی اور اشتعال نفس اُسے زیر کر لیجاتا اُسمین اسکا مواد اور مادہ موجود تھا ۔ سرکش نفس کے روکنے کی مردانگی اُسمین کہان تھی لیکن ہمین اس مبحث پر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین ۔ ہمارے سامنے گذشتہ اور موجودہ حالات کی شہادت ہی ۔ شبہات سے کوئی واسطہ نہین ۔ کسیکے افعال کے جانچنے مین وسواس کو دخل دینا خواہ مخواہ اُنمین بُرائی نکالنا ہی ۔ ہم سمجھتے ہین کہ وہ دونون برابر قابل توصیف ہین اور اُنکی محبت بھی قابل رشک ۔ اسوقت تک تجربہ یہی ہوا ہی۔

عشق وہ مالیخولیا ،، یا ایک قسم کا جنون ،، ہو یا نہو ۔ اُسکا تعلق دل سے ہو یا دماغ سے یا کل بدن سے ۔ یا روح سے مگر اسمین شک نہین کہ عاشق کے تخیلات بہت بڑھ جاتے ہین ۔

جمیل کو بھی تفکرات ہر وقت گھیرے رہتے تھے اور اب تو اُسے بر آمد ورفت کا ذریعہ نکالنا ہی ۔ کرسی پر بیٹھے بیٹھے اُسے وحشت سی ہولی ۔ اور ادھر اُدھر ٹہلنے لگا ۔ مگر دماغ کی پریشانی نے مجبوراً اُسے ایک پلنگ پر لٹا دیا ۔ طبیعت بہت بڑی طبیب ہی ۔ لیٹا تو وہ اس غرض سے کہ دماغ یکسو ہوجاوے اور تدابیر کارگر نکل آوین مگر تھکن اور سکوت کی وجہ سے پلک لگ گئی ۔ طبیعت نے نیند کے ذریعہ سے دماغ کو سکون دیا ۔ اور گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بعد پھر جو اُسکی آنکھ کھلی اور اس مرتبہ جو وہ سوچ مین آگیا تو تھوڑی ہی دیر بعد شاید کوئی تدبیر سمجھ مین آگئی کہ پست آواز مین وہ کہ اُٹھا دو اچھا یہ بھی کر دیکھون ،، ۔

چند ساعت بعد ایک شخص سپاہیانہ وضع مین آیا اور جمیل کو لیٹا دیکھکر کہا وہ میان آرام کرتے ہین ؟؟

جمیل (آنکھ اُٹھاکر) منصب کہان چلے ۔

منصب ۔ (ایک خط کمر سے نکالکر) حضور مین یہان آتا تھا آپ کی لونڈی نے یہ خط دیدیا کہ آپ کو پہونچا دون ۔ جمیل اضطراب کے ساتھ خط لیکر مسرت دلی سے پڑھنے لگا ۔ منصب نے سلام کیا اور چلا گیا ۔ جمیل خط پڑھکر آبدیدہ ہو گیا اور ایک درد کے ساتھ آہ سرد بھر کر سرخی خط دو دفعہ

ہائے کس یاس سے کہتی ہون شبِ فرقت مین * دیکھیے تم سے ملاتا ہی مقدر کس دن ؟

دہرایا ۔ دلخراش آواز نے شعر مین اور یاس بھر دی جس کا اثر در و دیوار پر بھی اگر نہین تو اسکے خود کے دلبر تو ضرور ہی بہت گھبرا پڑا ۔ ایک چوٹ سی لگی اور بیساختہ اسکی زبان سے اُف نکل گیا ۔ خط پر ایک نظر اور دوڑا گیا خط پورا نظم مین تھا ۔ قدیم طرز ۔ شکایت آسمان ۔ مصائب ہجران ۔ اشتیاق ملاقات ۔ تعلق آمیز اظہار حال ۔ اور اختتام اس مصرع پر ۔ ع ۔ تیرا راقم نامہ آپ کی پیاری ؟

نوان منظر

"جمیل روز آوین روز آوین"

مغرب کا وقت گذر چکا ہی ۔ تاریکی نے غلبہ پا لیا ہی ۔ حسینہ اپنے مکان مین ایک کوٹھری مین پڑی ہوئی ہی ۔ شفاعت علی اور حسینہ کی والدہ بیچ کے دالان مین ایک پلنگ پر بیٹھے باتین کر رہے ہین ۔

شفاعت علی ۔ آج تو پانچ چھ روز جمیل کا آنا موقوف کیے ہوئے ہو گئے مگر جن ون کوئی نہ آیا ۔

حسینہ کی والدہ ۔ اے خدا نکرے ۔ کیسے یاد کرتے ہو ۔ مین اُس دن سے جبسے تمنے جمیل کا آنا بند کیا ہی سہمی جاتی ہون ۔

شفاعت علی ۔ ہماری موجودگی مین اگر جنات صاحب آجاتے تو

اچھا تھا۔ ذرا ہم بھی دیکھ لیتے کیسے جنات ہین۔
حسینہ کی والدہ۔ کیا کہتے ہو ــــ خدا کرے کبھی نہ آوین۔کون بڑی تمنا ہی۔
شفاعت علی۔ ہمین جنات دیکھنے کا اشتیاق ہی۔
حسینہ کی والدہ۔ تو کبھی اور دیکھ لینا۔ اُنکا ذکر نہ کرو۔
شفاعت علی۔ نہین ہمکو انھین جنات کے دیکھنے کی اور بھی آرزو ہی۔ ہمین تو یقین نہین آتا۔
حسینہ کی والدہ۔ ہان تو مین جھوٹی ہون۔ مین نے یہ افترا باندھا تھا
شفاعت علی۔ نہین۔ میرا اُن جنات صاحب کا امتحان کرنے کا دل چاہتا ہی۔
حسینہ کی والدہ۔ امتحان کا نام بھی نہ لو۔
شفاعت علی۔ کیون نہین ہم خط کوفی مین لکھا قرآن شریف ضرور مانگین گے
حسینہ کی والدہ۔ تو بار بار اُسکا تذکرہ کرنے سے کیا فائدہ۔ اُنکو سب معلوم ہو جاتا ہی کہین خفا نہ ہو جاوین۔
شفاعت علی۔ خفا ہو جانے کی کونسی بات ہی۔ اگر جنات ہونگے تو اُسی وقت منگا دینگے اگر خبیث ہین تو ہمین اُنکا ڈر نہین۔
حسینہ کی والدہ۔ اے خبیث نہ کہو۔ تمکو کیا ہو گیا گیا ہی۔ وہ پورے جنات ہین قرآن شریف پڑھتے ہین۔ میرے تو حواس ہی ٹھکانے نہ تھے مرادن بڑی دیدہ دلیل ہی اُسنے تو اُنسے باتین بھی کین۔ بھوتون کی طرح وہ ہنمناتے بھی نہ تھے اور اُنکا چہرہ ایسا چمکتا تھا جیسے آگ دہکتی ہو۔
شفاعت علی۔ جبتک ہم دیکھین نہین یقین نہین آتا۔
حسینہ کی والدہ۔ یہ نہ کہو (پھُرہری لیکے) افوہ۔ خدا نہ کرے آوین تمنے کیسی باتین نکالدین۔
شفاعت علی۔ ہماری موجودگی مین کوئی ڈر کی بات نہین۔ دیکھنا کیسا عاجز کرتا ہون سب جناتی حرکتین بھول جاوینگی۔

حسینہ کی والدہ - مین تو مرہی جاؤنگی - تمھاری دل لگی ہوگی - لے اب ان باتونکو جانے دو -

مکان مین کہین کھڑکھڑاہٹ ہوئی جس سے حسینہ کی والدہ جھجک اُٹھی سلسلہ کلام منقطع ہوا - مرادن نے گھبرائی ہوئی آکر کہا وو ارے بیوی او پر پھر وہ آے ہین ،، جیسے سنتے ہی حسینہ کی والدہ سمجھ گئی اور بے اختیار چلا اُٹھی وو ارے مرے اللہ بچانا ،، -

شفاعت علی - کون ہی - مرادن -

مرادن - اے میان وہی جنات کوٹھے پر ٹہل رہے ہین -

حسینہ کی والدہ - (بہت گھبراہٹ سے) انھین نے بلایا - انھین نے

شفاعت علی - گھبراؤ نہین - گھبراؤ نہین - تم یہین بیٹھی رہو -

شفاعت علی یہ کہکر صحن مین چلے آئے اور چھت کی طرف دیکھنے لگے - ایک شخص بہت جید عمامہ باندھے سیاہ پوشاک پہنے ٹہل رہا تھا - چہرے پر جگہ جگہ چمک اُٹھتی تھی - سر کے بال لنبے تھے اور گنجان - شفاعت علی نے بمنت اُسے اپنی طرف مخاطب کیا اور اُسنے قرآن شریف سنوانے کا حکم دیا - جسکی تعمیل کے لیے باہر سے ایک حافظ جو اُسی مکانمین رہتے تھے - بُلائے گئے - اور اُنھون نے ڈرڈر کر قرآن شریف پڑھنا شروع کیا - ایک سورت کے ختم ہونے پر جنات نے لطور انعام پانچ روپیہ اوپر سے پھینکے اور حافظ سے کہا اُٹھالین - اتفاق سے اُسمین کا ایک شفاعت علی کے پیر کے قریب گرا تھا اُسکو اُنھون نے دبا لیا - مگر جنات نے نہایت زور شور سے ڈپٹ کر کہا - جسنے ایک روپیہ چرایا ہی اُسکی شامت آئی ہی - وو نکال پیر کے نیچے سے ،، شفاعت علی نے اپنے خیال مین روپیہ بہت پوشیدگی سے چھپایا تہا - اور گویا جناتی صفات غیب دانی کا امتحان کیا تھا جسمین وہ پورا اُترا - خفگی پر بیچارے نے روپیہ پر سے پاؤن ہٹالیا حافظ صاحب کو وہ پورا خمسہ ملا اور خوش خوش باہر چلے گئے - نہین - جب باہر پہونچ لیے تب خوش ہوے -

شفاعت علی نے بہت لجاجت سے اُس جنات کو نیچے بلایا۔ جسکی اُسنے ایک زور کی چیخ کے بعد تعمیل کی۔ اور ایسے مقام سے کود پڑا جہان سے کودنا اُسوقت شفاعت علی کو تو گھبراہٹ اور اندھیرے مین کوئی آسان کام نہین نظر آیا اور اُنھون نے ضرور اُسے ایک بشری قوت سے بلند کام سمجھا۔ یہ اُنھین اُسکے جنات ہونے کا دوسرا ثبوت ملا۔ مگر ابھی پورا اطمینان نہ تھا۔ یہ خلش پیدا ہو گئی تھی کہ اگر جنات نہ سمجھین تو کیا سمجھین۔ وہ جنات کودا۔ اور اُسکا قریب ہونا تھا کہ عورتین تو سمٹ سمٹ کر الگ ہو گئین۔ کچھ نہ کچھ شفاعت علی کے بھی دل مین خوف طاری ہوا۔ شیخی مین آکر بُلانے کو تو بُلا لیا تھا مگر اب اوسان ڈوبتے جاتے تھے جنات نے اُنکی صورت سے اُنکے دل کی تشویش کو تاڑا اور اُنکو قوت دینے کے لیے یا اور کسی مطلب سے ایک چھوٹا مرتبان مربہ کا اور کچھ نفیس مٹھائی جو ہاتھون کے سر تک جانے سے ہاتھ آئی تھی شفاعت علی کو دیا جسکے پانے سے دراصل شفاعت علی کی وحشت کم ہوئی کیونکہ اُنکے دلکو جنات کے نیک ارادہ رکھنے کا اندازہ ہوا اور اب اُنھین اپنا مجوزہ امتحان لینے کی سوجھی۔ ایک قرآن شریف بخط کوفی کی فرمائش کی جنات نے تھوڑی دیر تامل کے بعد کہا "قرآن شریف بخط کوفی چاہتے ہو۔

اچھا (تھوڑی دیر سکوت کے بعد۔ جیسے انتظار کرتے)

قرآن شریف بخط کوفی۔ (عبا کے خریطہ سے ایک حمائل نکالکر) لو۔ مگر بہت احتیاط سے رکھنا" شفاعت علی نے تعجب کے ساتھ حمائل لی اور کھولا تو اُسے خط کوفی مین پاکر اور بھی استعجاب کیا۔ جنات نے اُنکے استعجاب کو دیکھکر کرخت آواز سے کہا "کیون۔ ہمارا امتحان کرتا تھا (اور زیادہ چلاکر) انسان ہوکر جناتون کا مقابلہ کرتا ہے (ہاتھ تان کر)۔ مارونگا ایک تھپڑ دانت گر پڑینگے۔

شفاعت علی کی بہادری ہرن ہو گئی۔ منھ پر ہوائیان چھوٹنے لگین اور ہاتھ جوڑ کر گڑگڑانے لگے۔ مگر اب وہ جنات غصہ مین بھرتا ہی آیا۔

بھوین چڑھ گئین - چہرہ غضبناک ہوگیا - آنکھین سرخ ہونے لگین
کنپٹی اور جنبش کرنے لگا - کئی بار ہیبت ناک آوازین نکالکر بہت زور
سے کہنے لگا - کیون - یہ تونے ہی جمیل کے آنے کی ممانعت کی ہی - ہمارے
کہنے کو کوئی کھیل سمجھا تھا - ابھی مین اس گھر کو غارت کیے ڈالتا ہون
دیکھ تو تو - اور یہ کہکر ایک زور سے تالی بجائی جسکے بجتے ہی - ایک بہت
ہی ڈراؤنی صورت کا شخص - جسکا جسم پیر سے سر تک کالا کوئلہ - لٹنبے لٹنبے
ناگن سے بال بکھرے - منھ مین چنگاری جلتی - ہاتھ مین لوہے کی نکیلی
سلاخ لیے - چھت سے پاخانہ کی دیوار پر اور وہان سے زمین پر کودا
اور منمناتا ہوا اُس جنات کے پاس پہونچا وہ ابھی تباہ کیے ڈالتا ہون یہ
کہکر جنات نے پھر تالی بجائی اور دوسرا بھوت اُسی وضع قطع مین آموجود
ہوا - پھر تیسری تالی بجائی اور تیسرا آڈٹا -
اب گھر مین عورتین یا تو چیخ چیخ کر بیہوش ہو گئین یا باہر بھاگ گئین
حسینہ کی والدہ اسوقت تک دالان مین حواس باختہ لیٹی ہوئی تھی مگر اب
اُٹھکر بے تحاشہ بھاگی اور حسینہ کی کوٹھری مین جا گری - بیہوش ہوگئی -
حسینہ نے گھبرا کر کوٹھری کے پٹ بند کر دیے - شفاعت علی بے اختیار
جنات کے قدمون پر گر کر عجیب ہراس کی باتین کرنے لگے اور بدحواسی
سے خطا کی معافی مانگنے لگے - جنات کو کچھ رحم نہ آیا اور اُس نے زور سے
ایک لات رسید کی جس سے اُنکی حالت اور غیر ہوئی اور کہنے لگے وہ - خدا کے
لیے اب معاف کیجیے - للہ معاف کیجیے جمیل روز آوین روز آوین -
جنات - (کرخت آواز سے) نہین - تم سب بے ایمان ہو - اب مین زندہ
نہ چھوڑونگا - کسیکو نہ چھوڑونگا - کسیطرح نہ چھوڑونگا -
یہ کہکر اُسنے ایک تالی اور بجائی اور چوتھا پریت کودا -
شفاعت علی قلم اور رائے کے تیز تھے - جسمی طاقت کچھ نہ رکھتے تھے
اور اسی کمزوری نے انکے دل کو اسوقت اور بھی دہلا دیا تھا - اُنھون نے
پھر قدمون پر گر کر خوشامد کی - جمیل کے آنیکی پھر اجازت دی اور اسمرتبہ

کامیاب بھی ہوے - جنات نے اپنے اُن ہمزادون کو اشارہ کیا اور وہ سب چلدیے - اُسکے بعد اُسنے خود نے پھر ایک چیخ ماری اور بلند آواز سے کہا وو جمیل کل سے آویگا" جسکی جواب مین شفاعت علی کی زبان سے بیساختہ نکلا "آوین" - جنات نے "خبردار - خبردار" اُسی زور شور سے کہا اور چلدیا - وہ چلا گیا مگر اُسکا خوف بہت دیر تک غالب رہا - رات کچہ عجب گھبراہٹ مین گذری - شفاعت علی کو گھر کے اندر ہی لیٹنا پڑا - صبح کو اُنھون نے ایک مطول خط تمام تفصیلی واقعات کا لکھکر ایک خدمتگار کے ہاتہہ منشی سلامت علی کے پاس روانہ کیا - مگر ایک گھنٹہ بعد وہ خدمتگار واپس آیا اور اُسنے گھبراہٹ جتا کر کہا - مجھے راستہ مین ندی کے پاس ایک جنات ملا جسنے مجھسے کہا واپس جا کیا تیری بھی شامت آئی جب مین نے آگے بڑھنے کا ارادہ کیا تو اُسنے مجھے اُٹھا کر پٹک دیا اور زور سے کہا و لوٹ جا (مین حضور - اُٹھکر بے تحاشہ بھاگا) - تب جان بچی -

شفاعت علی نے خط اُس سے لے لیا اور اب اور زیادہ پریشان ہوے - مگر مصلحتہً اس واقعہ کی اطلاع اندر نہین ہونے دی -

اُس خدمتگار کے واپس آنے کے تھوڑی دیر بعد جمیل بھی آوارد ہوے - شفاعت علی نے خاموشی کے ساتہہ عجیب مجبوری و بے بسی سے اُنکا آنا دیکھا - جمیل نے اندر آکر آج صرف لوبان اور چراغ کے متعلق ہدایتین کین اور چلدیے - مگر اب جب آنے کا راستہ صاف ہو گیا تھا تو نہ آنے جانے کی کیا وجہ تھی - کوئی دن شاید ایسا ہوتا جو ناغہ ہو جاوے ورنہ روز آمد و رفت رہی - دیدار جانان کی زیادہ تمنا رہتی تھی اور اس سے تو خوب ماشاءاللہ آنکھین روشن ہوا کین -

شفاعت علی حسینہ کی والدہ کو یہ ہدایت کر کے کہ حسینہ اور جمیل کو کبھی تنہائی کا موقع نہ دیا جاوے - اسکا ہمیشہ خفیہ طور پر خیال و انتظام رکھا جاوے - تھوڑی دن بعد - اپنے بھائی سلامت علی کے یہان چلے گئے - جنات کے سچ ہونے کی کیفیت - جو گذری تھی وہ سب

واقعات اور مجبوری کا جو انتظام کر آئے تھے سب بیان کردیا۔ اور سلامت علی کو ہر وقت کی ایک کوفت مین مبتلا کردیا۔

دسوان منظر

"دوستونمین نفاق"

محبوب اپنے گھر کے باہری دروازے سے نکل رہا تھا کہ صادق پہونچا جسکو دیکھتے ہی بیساختہ اُسنے کہا "السلام علیک" مین ابھی تمھارے ہی یہان جاتا تھا۔ (ہاتھ پکڑکر) تم خوب آگئے۔ (اپنے مکان کے اندر کی طرف لوٹ کر) آؤ۔ صادق نے بھی "چلو" کہا اور یہ دونون جاکر ایک کمرے مین کرسیون پر پاس پاس بیٹھ گئے۔ اور آہستہ آہستہ باتین کرنے لگے

صادق۔ محبوب تمھارے کیے کچھ نہ ہوگا۔ تمنے کوئی کوشش ہی نہین کی اور جو بیدلی سے کی بھی وہ بھی بیکار ہوگئی۔ اب پھر وہ روز مزے سے آتا جاتا ہی۔ خیر۔ اب تم اپنی تدبیرین کر چکے۔ اب مین خود فکر کرونگا مین جڑ ہی اُڑا دونگا چاہے میری بھی جان جاتی رہے۔ افسوس تم نے ابتک مجھے دھوکا دیے کر رکھا۔ اور مفت مجھے تکلیف دی۔ یہ بھی میری ہی غلطی ہے۔ اپنا کام اپنے ہی سے خوب ہوتا ہی۔ اب مین خود سب انتظام کرلونگا۔ تم سے مین یہ کہتا بھی نہین اور چپکے ہی چپکے سب کرلیتا مگر مین نے یہ مناسب سمجھا کہ تمکو تمھاری کمزوری اور ناکامی تدبیر سے مطلع کردون اور تم پر جتا دون کہ دیکھو یون کھکر معاملہ صاف کرتے ہین محبوب مین گدھا نہین۔

محبوب۔ صادق تمھاری تقریر میری سمجھہ مین نہ آئی۔ بس یہی کہنے آپ آئے تھے۔ مین تم سے اس سے بہت زیادہ مفید باتین کہنے جاتا تھا۔ واللہ صادق مین تمھاری اس محبت کا مشکور ہوا کہ تمھین میری کمزوریان بتانے کا خیال ہی۔ مگر یہ نہ سمجھا کہ تم یہ کہہ گیا گئے۔

صادق۔ جی ہان آپ یونہین کہا کرتے ہین۔ نہ کوئی مفید بات ہوتی ہی

نہ کچھ - بس سب زبانی جمع خرچ ہی - میری امید تو آپ سے بالکل منقطع ہوگئی -

محبوب - "صادق" معلوم نہین کیسی باتین کرتے ہو سچ کہتا ہون مین نے ایک بہت کارآمد بات دریافت کی ہی اور وہی کہنے جاتا تھا -

صادق - یہ بات ہوگی کہ اب جمیل کا آنا جانا نہین رُک سکتا - جنات نے دھاک بٹھا دی ہی - مین نے تو کہہ دیا کہ محکو تمسے اب کوئی امید نہین رہی -

محبوب - (ناخوش ہوکر) صادق خدا کے لیے تم میرا دل نہ دکھایا کرو اور بلا سمجھے بوجھے کوئی بات نہ کہہ ڈالا کرو - کوئی راے بلا تفتیش و تحقیق کے قائم کر لینا اپنے کو احمق جتانا ہی اور دوسرے کی بات بلا کافی واقفیت کے حاصل کیے کوئی خیال زبان پر لانا اپنے کو نظرون سے گرانا ہی زبان کا ایک سرا لبون کے قریب ہی دوسرے کو دماغ سے ملا سمجھنا چاہیے اسطرح کہ پہلے دماغ مین حرکت پیدا ہولے تب زبان چلے اور منھ کھلے خیال مثل خام مال کے ہوتا ہی زبان اُسے پختہ کرتی ہی اور یہ زبان ہی کے اختیار مین ہی کہ جس رنگ روپ وضع قطع مین چاہے اُسے نکالے واللہ جو تم نے اپنا خیال ظاہر کیا مین اُسکے بالکل خلاف کہنے جاتا تھا - صادق تم نہین جانتے کہ مین نے تمھارے اس معاملہ مین کسقدر کوشش کی ہی - مین ظاہرداری پسند نہین کرتا ورنہ تمہیر جتا دیا کرتا اور تب تم یہ گفتگو نہ کرتے جس سے اسوقت میرے دل کو کچھ کم رنج نہین پہونچا - کاش مین نے اپنی ہر کوشش بیان کردی ہوتی کہ مین نے یہ کیا یہ کیا - مگر یہ ایک قسم کا اوچھا پن ہی جسے مین پسند نہین کرتا چاہے لوگونکا خیال میری نسبت جو رہے -

صادق - آپ نے کیا ہی کیا جو آپ بیان کردیتے - البتہ مجھے دھوکھے مین رکھا اور مجھے بھی کچھ نہ کرنے دیا -

محبوب - (افسردگی سے) ہان اور کیا - صادق مسلمانون کو حُسن ظن رکھنے کی تاکید ہی اور وہ شاید اسی لیے کہ دنیا کی زیادہ چیزونکا حسن وقبح

محض خیال پر منحصر ہی۔
صادق۔ میرے خیال مین تو آپنے کوئی کوشش نہین کی۔
محبوب۔ کوئی نہین۔ خیال مین یہ بھی صفت ہی کہ وہ عدم کو ہستی اور ہستی کو عدم کا جامہ پنھا دیتا ہی۔
صادق۔ اچھا مین نے مانا کہ آپ نے مجھسے چھپا کر بڑی بڑی کوششین کین لیکن اُسکا نتیجہ کیا ہوا۔ اگر آپنے کوششین کین اور وہ بیکار گئین تو سمجھنا چاہیے کہ اُن کوششون مین عقل سے کام نہین لیا گیا۔ (صادق جی ہی مین اپنی اس گرفت سے بہت خوش ہوا)۔
محبوب۔ نتیجہ بھی نکلا اور نکلنے کی امید ہی۔
صادق۔ جی ہان۔ کیسے کچھ نتیجے نکلے اور کتنے نکلینگے۔ آپنے کہا اور مین نے مانا۔ آپ سے تو اتنا بھی نہوا کہ جنات کو سمجھتے کہ کون ہی اور کسطرح آتا ہی۔ مین نے اسکا بھی پتہ چلا لیا۔
محبوب۔ نہین۔ مین نے معلوم کر لیا تھا اور یہی کہنے جاتا تھا۔ تمھین کسطرح پتہ چلا۔
صادق۔ اجی میرے ہزار دوست ہین۔ اور ایک سے ایک بڑھکر دانش نے پتا چلایا۔
محبوب۔ دانش! (دانش قصبہ کا مشہور لُچہ تھا)۔ ہان۔ اُسکو معلوم نہین کسطرح معلوم ہوا۔
صادق۔ اجی تمھاری طرح سب بے خبر تھوڑا ہی ہین۔ اُنھین میرے کام نکالنے کی فکر تھی۔ اُنھون نے پتا چلا لیا۔ اور خاص جمیل کے دوست ریاض سے۔ ریاض ہی نے تو یہ حکمت بتائی تھی ورنہ اُس گاودی کو کہان سے آتی۔ ریاض بڑا عقلمند آدمی ہی۔ مین اُسکی حکمت کو مان گیا کاش میرا بھی کوئی ایسا حکمتی دوست ہوتا۔
محبوب۔ تو ریاض نے یہ کیونکر قبول دیا کہ اُنھون نے یہ ترکیب جمیل کو بتائی۔

صادق - دانش سے کس سے نہین ملاقات - ریاض بھی اُسکے ملاقاتی ہین - اُنھون نے دانش سے کہا - دانش نے مجھسے - اب مین ریاض کو اپنا دوست بناؤنگا - وہ مجھے بھی کوئی حکمت بتا دینگے -

محبوب - کیون نہین -

صادق - اُنھون نے دانش سے کہا تھا کہ جمیل کو مین نے حکمت بتا دی تھی اور الگ ہو گیا تھا کیونکہ مین جانتا تھا کہ یہ مخدوش ہی - اور صادق کوئی نہ کوئی سخت کارروائی ضرور کرے گا - وہ کیا جانین کہ صادق بیوقوف بنا دیا گیا - جو حکمت وہ سوچتا ہی چلنے نہین پاتی - خیر - اب مین خود جان پر کھیل کر جمیل کو ختم کر دونگا - اب بھی کچھ نہین گیا - اس سے اچھی کوئی ترکیب نہین -

محبوب - ماشاء اللہ - کیا اچھی ترکیب ہی - اور کیسی سودمند - جمیل کو مار کر مر رہیے - جسکے واسطے مارے اور مرے اُس سے جنت مین ملاقات ہو جاویگی - کیون یہی امید ہی نا - ہی تو صحیح خیال - مگر کہان - اسمین بڑی دقتین ہین - خون ناحق جنت مین نہ جانے دیگا - اور اگر کسی نہ کسی طرح وہان جگہ مل بھی گئی جہان وہ عاشق کش محبوبہ جاویگی تو بھی مفارقت مین معلوم نہین کتنا زمانہ گذرے یا اُس بیچاری کو بھی خدانخواستہ اپنے ساتھ ہی مار ڈالوگے -

صادق - (کچھ جواب نہ پاکر) اونہہ - اس زندگی سے مرجانا بہتر - جیتے جی تو مجھسے یہ رقابت برداشت نہین ہوتی -

محبوب - کتنے ہی اس قبیل کے خیالات انسان کے دل مین آتے ہین اُنکی سبکی پابندی کرنا پاگل پن ہی -

صادق - خیر - یہ پاگل پن ہو یا غیرت -

محبوب - کیا اچھی غیرت ہی - وہ غیرت جو بدتر کام کی ترغیب دے بے غیرتی سے اچھی نہین - غیور ہونا انسان کا جوہر ہی - بلکہ کل جاندار کا جوہر - مگر غیرت اور چیز ہی اور حسد اور - غیرت اپنی اصلاح اور ترقی کا

ذریعہ بنجاتی ہی - حسد دوسرونکو گرانے کی تدبیرین سُجھاتا ہی - جو فرق نیک اور بد مین ہی وہی غیرت اور حسد مین - غیرت کھاری پانی ہی جسمین نہانے سے میل بالکل چھٹ جاتا ہی - حسد اُبلتا پانی ہی جو خود بھی جوش کھایا کرتا ہی جہان گرتا ہی وہان بھی آبلہ ڈالتا ہی اور جو چیز اُسمین پڑتی ہی اُسے بھی کھولا دیتا ہی - جب صلاحیت کیطرف دل اُبھارے وہ غیرت ہی اور جب خباثت کی طرف رجحان ہو وہ حسد ہی -

صادق - جو کچھ ہو مین جان دیے بغیر رہتا نہین -

محبوب - بیکار ؟ - صادق جان بہت شیرین ہوتی ہی - اور پھر نہین ملتی جان ہار دینا بڑی نامردی ہی اور جب جان دینے سے دوسرے کا کوئی فائدہ نہ نکلتا ہو تو خودکشی اور بھی نادانی - جان تلف کرنے کے لیے نہین دی گئی ہی - یہ ایک ایسا نقد ہی جس کے ذریعہ سے بہت سے فائدہ بخش چیزین خریدی جاسکتی ہین - جو شخص جان سے عاجز آجاتا ہی وہ ضرور کسی بدی سے آلودہ ہی یا نہایت کمزور طبیعت رکھتا ہی - جسے اپنی جان عزیز نہو اُس سے دوسرون کو بہت کم امید ہوسکتی ہی اور جو شخص مرنے پر بلا تکلف آمادہ ہو سکتا ہی اُس سے کوئی بات بعید نہین -

صادق تم جان دینے کا خیال اپنے دل سے نکالو - میری حکمتین اور کوششین اگر تمھارے خیال مین کارگر نہین ہوئین نہو سکتی ہین - تو تم خود کوئی حکمت نکالو - جان دینے کے کیا معنی - کمزوری عورتون کی شان ہی - تمکو مردانگی سے رہنا چاہیے -

صادق - (کچھ دیر سونچکر) یار کہتے تو سچ ہو - مفت جان دینے سے کیا فائدہ - کیون دے - مگر پھر بغیر جان پر کھیلے جان لینا دشوار ہی - اور بغیر جمیل کو مار ڈالے اُسکی آمد و رفت بند کرنا مشکل —— (تھوڑی دیر بعد - بیساختہ) لانا ہاتھ محبوب - آخر ہم نے ایک ترکیب نکال ہی لی سانپ مرے لاٹھی نہ ٹوٹے - اب مین اسکی فکر کرونگا کہ اُنکو خود کو کسیطرح

نکلوا لاؤن - بس -

محبوب - (بنانے کے طور پر) واہ واہ واہ - کیا بات نکالی ہی کیسے اچھی - اہا ہا ہا -

صادق - جی نہین بہت بُری - مین دیکھتا ہون محبوب تم میرے ذرا بھی دوست نہین - تم ضرور جمیل سے مل گئے ہو - اب یہ کہدو کہ یہ ترکیب بُری ہی - یہ بھی نہ کرو - اچھا آپکی پاپوش سے - مین خود بُرا ہون میری ترکیب بُری -

محبوب - (رنجیدہ ہوکر اُسکی صالح اور اخلاقی طبیعت کو ایک صدمہ پہونچا) ارے بھائی تمھاری یہ ترکیب کچھ آسان بھی تو نہین -

صادق - مشکل ہی تو کیا - میری ہمت آپکی سی نہین - مرد کسی کام مین بند رہے ہین -

محبوب - ہمت اور ایسا فعل بد - میرے آئنہ خانے مین تو ہمت کی تصویر یون ہی کہ ایک دراز قامت مرد سر پر تاج رکھے ہاتھ مین ایک ساغر لیے جسمین نیکی کا پانی چھلک رہا ہی جوش طبیعی سے اوپر اُبھرتا جاتا ہی - خیر - صادق فرض کرو کہ تم بزور وبجبر کسی نہ کسی طرح سے اُنھین نکال لائے - کہان رکھیے گا - کسطرح رکھیے گا - اور کیا فائدہ اُٹھائیے گا -

صادق - اجی جب نکال لاوینگے تب رکھنے کی فکر کرینگے - اور فائدہ کی بھی آپ نے خوب کہی - مزے اوڑینگے اور کیا - چاہے تم بھی شریک ہو جانا -

محبوب - لاحول ولاقوۃ - صادق مجھے اندیشہ ہی کہ تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہی - بندۂ خدا اگر یہی خیال ہی تو بھلا ایک شریف پردہ نشین پر ظلم وجبر سے کیا حاصل - اسکے لیے کسی خاص کی حاجت ہی کیا - دیکھو بہت سے ناسمجھ پرند اور حیوانات بھی پاس وضع رکھتے ہین - تُف ہی اُس پر اگر انسان ہرجائی ہو -

صادق - اُونہہ آپ اپنی نصیحتین اپنے پاس رکھیے - جہان اور ہین وہان وہ بھی سہی - عام تو ہہئی ہین ایک خاص بھی چاہیے - اُنسے آخر میرا عقد ہوتا

تب کیا مین پابند ہو جاتا - کبھی نہین   اچھا اگر تم کہتے ہو تو نکال لانے پر چھپا کر نکاح بھی کسی نہ کسی طرح پڑھا لونگا - بس پھر تو بُرائی نہ رہیگی محبوب مین تمسے صاف کہون مجھے اُنکی پروا نہو تی - وہ ہی کیا ہین - ایک مصلحت سے مین نے منگنی کی کوشش کی تھی - اب مجھے ضد جو ہو گئی ہی وہ جمیل کی آمد و رفت اور نصیبن کے جوش دینے والے بیانات سے پیدا ہوئی - مرد جو کچھ کرتے ہین اُسے پورا کرتے ہین - اب مین جسطرح بنیگا اُنھین اپنے اختیار مین لاؤنگا - چاہے اُنکے باپ چچا ناخوش ہی کیون نہو جاوین - اور مجھے اُنکی زمینداری نہ ملے - مین جمیل کو زک ضرور ہی دونگا چاہے جو ہو جاوے - (محبوب کی صورت سے اُسکی برافروختگی کا اندازہ کر کے) مین آپکے پاس اس ارادے سے آیا تھا کہ آپ سے کہدون کہ آپ براہ مہربانی میرے اس معاملہ مین دخل نہ دیا کیجیے - ورنہ مجھسے آپ سے نہ بنے گی (کھڑے ہو کر) آپ نے مجھے ہمیشہ دبائے رکھا - وہ نہ کرو یہ کرو - یہ نہ کرو وہ کرو - مین خود کچھ کر ہی نہ سکتا تھا - میرا اب سلام ہی - اور مین آپ کے سامنے خدا کی قسم کھاتا ہون کہ کبھی آپکے کہنے پر نہ چلونگا - قصداً اُسکے خلاف کرونگا چاہے میرا بنتا کام بگڑ جاوے - خدا حافظ -

محبوب صادق کا مُنھ دیکھتا رہا اور اُسکی اس تقریر کو ایک سخت کاوش کے ساتھ سنتا رہا - صادق "خدا حافظ" کہکر چلا گیا اور اچھا ہوا چلا گیا - مگر محبوب کو ایک عجب حالت مین چھوڑ گیا - اُسے اسوقت صرف صادق ہی سے نفرت نہین ہو گئی تھی وہ اپنے خود سے بھی بیزار تھا کہ کیون ایسے شخص کا ساتھ دیا -

"مین صادق کو ایسا نہ سمجھتا تھا" وہ تو انسان نہین - حیوان سے بدتر ہی - اُسنے مجھے بھی دھوکا دیا - مین سمجھتا تھا کہ یہ ایک تلون طبع جلد مزاج شخص ہی - محبت نے اب اُسکو اور بے قابو کر دیا ہی اس لیے اس سے ایسی اضطراری باتین صادر ہو جاتی ہین - مین اس سے ملاقات

نباہ سے جاؤنگا - اور ممکن ہی کہ مین اسکی مدد کر سکون اور اسے خود کو
بھی کچھ نہ کچھ درست کر دون - اسی مصلحت سے مین جب ملتا تھا پند و
نصائح ہی کیا کرتا تھا - کہ شاید کچھ اُسیکا اثر ہو - مگر تو یہ - اُسنے مجھکو
بھی فریب دیدیا - محبت کیسی بنائی - حالانکہ اصل مطلب زمینداری پر
قبضہ پانیکا تھا - کمبخت بات بڑی دور کی سوچا تھا - نہ سلامت علی
کے کوئی دوسرا ہی نہ شفاعت علی کے - بس ایک لڑکی ہی - اُسکے
خاوند کو زمینداری ملیگی - مگر حماقت دیکھو اب اُسکی بھی فکر چھوڑے
دیتا ہی - لوگون نے بھڑکا دیا - لیکن یہ تو اچھا ہی - خدا اُس لڑکی پر رحم
کرے اور وہ اس ظالم کے چنگل سے بچ جاوے - لاحول ولا قوۃ -
مین نے کسکا ساتھ دیا - معاذ اللہ - صادق کسقدر بدنیت نکلا اور
کتنا کمینہ - آخر مجھے کیا ہو گیا جو مین اسطرح اُسکی ہمدردی کرتا رہا
مین نے غلطی کی ؟ - ہان بہت بڑی غلطی - جو بات غلط نتیجہ
دے اُسکو غلط ہی سمجھنا چاہیے - مین نے دور اندیشی سے کام نہین لیا
تلون طبعی انسانی نقائص کی مان ہی - مجھے اسی سے ڈرنا چاہیے تھا اور
نہین تو صادق کے اور ہمصحبتون کو دیکھکر سمجھ جانا چاہیے تھا کہ وہ ملاقات
کے قابل بھی نہین کیونکہ انسان کا دل ایک آئینہ ہی جس پر جیسا عکس ڈالا جاے
پڑیگا - جیسے ہمصحبت ہونگے وہی رنگ آجائیگا - مین کچھ نہ سمجھا - مگر
میری نیت درست تھی - یہ کوئی ضرور نہین کہ جس سے دوستی ہو وہ
اپنا ہی سا ہو - پھر اُس دوست کو دوستی سے کیا فائدہ پہونچے گا ؟ -
مین نے صادق کو دوستی کے قابل تو کبھی نہ سمجھا - نہ سمجھ سکتا تھا - مگر
مین یہ جانتا تھا کہ وہ مجھسے اسطرح ملتا ہی - اس طرح میرے اوپر اعتبار
کرتا ہی - مجھے بھی اُسکی مدد کرنا چاہیے - اور اُسکا خیال رکھنا چاہیے
میرا خیال تھا کہ مین صادق کی ملاقات سے کوئی فائدہ نہ اُٹھا سکون مگر
اُسکو شاید مین کچھ مدد دے سکون - اور راہ راست پر لا سکون - مگر
یہ بھی نہین ممکن تھا - اُسکی سرشت بد تھی - اور سرشت کا بدل دینا پیغمبرون

ہی کا کام ہی ——— شکر ہی کہ آج وہ مجھسے خود علیحدہ ہو گئے - ورنہ مجھے اب اور مشکل پڑتی - اب نباہ ہونا بہت دشوار تھا - مگر اب اس معاملہ مین مجھے کرنا کیا چاہیے - مین نے صادق کے لیے جمیل کی آمدورفت موقوف کرادی تھی اور اب پھر تدبیرین سوچ چکا تھا منشی سلامت علی کے مکان کی پشت پر کی کھونٹیان خود دیکھ آیا ہون - جمیل کی آمدورفت فوراً موقوف ہو سکتی ہی - مگر جمیل صادق سے ضرور اچھا ہی - اور مین نے جو صادق کے لیے کوشش کی تھی اُسکی تلافی بھی ہونا چاہیے - مین اُس لڑکی پر ظلم کرنے والا تھا مگر خدا نے بچالیا - شکر ہی ——— پھر کیا اب مین جمیل سے شادی کرانے کی کوشش کرون - نہین - اب مین اس جھگڑے مین نہ پڑونگا - جیسا اُنکے باپ مان کا دل چاہے - مین کیا جانون کہ جمیل کی نیت کیسی ہی اور وہ کس طبیعت کا آدمی ہی مگر مجھے اسکی کوشش ضرور کرنا چاہیے کہ صادق کے ساتھ اُس لڑکی کا عقد ہونے پاوے ورنہ جو تکلیفین اُسکو پہونچینگی اُنکا عذاب میری ہی گردن پر ہوگا ——— مین ایک خط منشی سلامت علی کو لکھے بھیجتا ہون -

یہ سونچکر محبوب اُٹھا - بکس سے قلم دوات کاغذ نکالا اور لکھنے بیٹھا - مگر رُک گیا وہ یہ راے مین نے جلدی مین تو نہین قائم کی ہی؟ نہین - جلدی کے موقع پر تساہل کرنا دانائی نہین - مجھے اپنی غلطی کی تلافی جسقدر جلد ممکن ہو کرنا چاہیے - دل سے اس سوال و جواب کے بعد پھر لکھنے لگا -

جناب بندہ - تسلیم نیازمندانہ - مین نہایت شرمندگی سے اسوقت یہ تحریر آپ کو بھیجتا ہون - خدا کرے آپ میری نادانستہ خطا کو معاف کردین ورنہ مجھے آپ سے خجالت رہے گی -

سُنیے حضرت مین نے صادق کے لیے آپ کے یہان جمیل کی آمدورفت بند کرانے کی کوشش کی تھی - مین سمجھتا تھا کہ جب صادق کی

منگنی ہو چکی ہی تو اُسکے حق مین جمیل کا نارو اطور سے بلا آپ کی مرضی کے دخل در معقولات کرنا اچھا نہین اور اُسکے اسطرح روز آنے جانے سے آپکی بدنامی ہو جاویگی ـــ ان سببون سے مین نے آپ کو اسطرف توجہ دلادی تھی اور اُنکی آمدورفت موقوف بھی ہو گئی تھی ـ مجھے اسکی فکر ہوتی اور مین بیواسطہ ہرگز اس معاملہ مین نہ پڑتا ـ مگر مجھسے اور صادق سے ملاقات تھی ـ اُسکو جمیل کا آناجانا پسند نہ تھا اور نہ پسند ہونا چاہیے تھا اسلیے مین نے اپنا فرض سمجھا کہ مین اُنکی مدد کرون اور اُنکو جائز حدودمین اور مطلب برآری کے آسان ذرائع کا پابند کرون ـــ اسی لیے مین نے یہ مناسب سمجھا تھا کہ آپ کو اطلاع کردی جاوے آپ خود ہی ممانعت کرادینگے ـ اور یہی ہوا تھا ـ مگر اب مین خاص وجوہ سے صادق کے ساتھ نکاح ہونے کے بالکل خلاف ہو گیا ہون ـــ مجھے پہلے اُنکے طبعی کوائف پر صحیح اطلاع نہ تھی ـ اور مین اُنکے چال چلن کو بُرا نہ سمجھتا تھا ـ مگر ابھی ابھی مجھسے اُنھون نے اس خاص معاملہ مین اپنے ایسا ایسے بُرے اراد ظاہر کیے ہین کہ مجھے اُنسے تو نفرت ہو ہی گیٔ اپنی خود کی غلطی پر نہایت افسوس اور شرمندگی ہوئی کہ مین نے کیسے شخص کا ساتھ دیا ـ اور اب مین اسوقت آپکو یہ لکھنے پر مجبور ہون کہ صادق کے ساتھ شادی ہونے سے شاید جمیل ہی کے ساتھ عقد کرنا بہتر ہوگا ـ اُس لڑکی کے آرام کا باعث ہوگا ـ اور آپ کو بہت سی کلفتون سے بچانیکا ذریعہ

اسپنے اس جملہ سے میرا یہ مفہوم نہین کہ جمیل ہی کے ساتھہ شادی کیجاوے مگر یہ صلاح ضرور دیتا ہون کہ صادق کے ساتھ اب نکاح ہونا کسی طرح مناسب نہین ــــــــ آپ تعجب نہ کرین ـ مجھے خود اپنے اس اختلاف راے کا افسوس ہی ـ پہلے مین کچھ چاہتا تھا اب کچھ ـ مگر اسلیے کہ زمانے نے مجھے ہوشیار کردیا ـ میرا تجربہ مجھے ایک غلط راستہ سے نکال لایا ـ خیریت ہوئی کہ مجھے اپنی غلطی جلد معلوم ہو گئی کہ ابھی اُس سے کوئی نقصان نہین ہوا تھا اور اسوقت تک سب کارروائیان بہتری ہی

کے لیے ہوئی تھین۔

میرے خیال مین آپ ایک آدھ روز کے لیے خود ہی تشریف لے آئیے۔ اور خود سب باتین دریافت وتحقیق کر کے انتظام کریجیے۔ جمیل سے زیادہ اب صادق کے افعال اور حرکتون سے آپ کو ڈرنا چاہیے اور اُنکے خراب اثر سے بچنے کا انتظام کرنا چاہیے۔

مین اسقدر آپ کو اور لکھے دیتا ہون کہ آپ کے مکان کی پشت کی دیوار پر مضبوط کھونٹیان نیچے سے اوپر تک گڑی ہوئی ہین۔ یہان اگر آپ اُنکی طرف بھی توجہ کرین۔

برب کعبہ مجھکو نہایت افسوس ہی کہ مجھے آپ کو یہ خط لکھنا پڑا جس سے آپ کو رنج پہونچے گا۔ اور شاید کچھ نہ کچھ دل مین مجھسے بھی کشیدگی آجاے مگر مین اُسے پاک اور برتر خدا کی قسم کھاتا ہون کہ مین نے جو کچھ کیا خوش نیتی سے کیا اور آپ کے فائدے سے کیا۔ مجھسے غلطی ضرور ہوئی تھی مگر اُسکا اثر اسوقت جسقدر میرے دل پر پڑ رہا ہی اُسکا عشر عشیر بھی نہ آپ پر پڑنا چاہیے نہ پڑے گا۔

مین یہ خط آپ کو نہ لکھتا مگر مین اسے اخلاقاً نامردی تصور کرتا ہون کہ اپنی غلطی کو بات کی پیچ سے چھپائے اور ایک وقت اپنے سے ایک شخص کے ذرا برگشتہ خاطر ہو جانے کے ڈر سے اُس بات سے۔ اُسکو اطلاع نہ دیدے جو اُس بیچارے کو معلوم نہین اور جس سے اُسکو کسی قسم کا نقصان پہونچ جانے کا اندیشہ ہی۔ مین اس اطلاع کو اپنی اُس بیراہ روی کی تلافی سمجھتا ہون۔

فقط خیر اندیش۔ محبوب علی۔

از ۔۔۔۔

گیارھوان منظر

"یا تن رسد بجانان یا جان ز تن بر آید"

محبوب کا خط پاکر منشی سلامت علی ایک کرب اور بےچینی کے ساتھ
تفکرات مین ڈوبے فوراً ہی اپنے مکان پہونچے۔ اور آتے ہی اُنھون
نے مکان کی پشت پر جو کھونٹیان لگی ہوئی تھین اُنکو نکلوا ڈالا۔ اور ایک
قریب ہی دیوار بھی تھی جسپر سے لگاؤ کا شبہ ہوا اُسے بھی کھدوا ڈالا۔ ایک
سپاہی ڈیوڑھی پر متعین کر دیا کہ وہ جمیل کو گھر کے اندر نہ آنے دے۔
دوسرے دن حسب معمول حضرت جمیل آئے مگر سپاہی متعینہ نے گھر کے
اندر آنے سے روکا اور یہ ایک بزرگ کے مزار پر بصد اندوہ واپس گئے
وہان بہت دیر تک سر بگریبان رہے۔ پھر چلے اور مکان کے گرد گھومے
دیوار کو گری اور کھونٹیون کو اُکھڑی پایا۔ منشی سلامت علی کا موجود ہونا
بھی سنا۔ اور سخت ہراس کے عالم مین پھر اُس مزار پر واپس آئے۔ پھر
بیٹھے۔ مگر اب بہت زیادہ پریشان۔ دل پژمردہ پہلے ہی سے تھا۔ جی بھر
دیکھنے کو بھی ترستے تھے۔ بات کرنیکا۔ یا دل کی بھڑاس نکالنے کا تو موقع
ہی نہ دیا جاتا تھا۔ جب یہ آتا تھا تو حسینہ کسی نہ کسی کام مین لگا دی جاتی
تھی جس سے اکثر تو وہ آنکھ سے اوٹ ہی ہو جاتی تھی۔ اور اگر سامنے آتی بھی تھی
تو بھی کچھ باتین نہین ہو سکتی تھین۔ جمیل اسوجہ سے نہایت بیزار بیزار رہا کرتا تھا۔
دل مضطر قلب مضمحل کو ذرا بھی تسکین نہونے پاتی تھی بلکہ ؎

دیدار مے نمائی و پرہیز مے کنی ۔ بازار خویش و آتش ما تیز مے کنی

کا مضمون تھا۔ طبیعت بگڑی ہوئی۔ بےمزہ۔ رہا کرتی تھی۔ اب یہ انتظام
دیکھکر بالکل ہراس ہو گئی۔ گلشن امید پر جھاڑو پھر گئی۔ دل مین کانٹا سا
چبھا۔ ہوش و حواس بکھر گئے۔ دیدار سے جو اک گونہ شگفتگی آجاتی
تھی اُس سے بھی مایوسی ہو گئی۔ ذرا سی امید جو تھی اُس پر بھی اوس پڑ گئی
آس کی ایک بو تھی سو وہ بھی گل ہو گئی۔

امید ہی دل کو ڈھارس دیے رہتی ہی۔ ناکامیابیان جب متواتر
ہو جاتی ہین تو امید بھی مشکل سے بندھتی ہی۔ دل شکستہ ہو جاتا ہی۔
دماغ پریشان۔ صحت ٹوٹ جاتی ہی۔ جمیل اب بے آس ہو گیا۔

وہ اب پیاری کو دیکھنا بھی نہ نصیب ہوگا۔ بڑے بڑے انتظام ہو گئے
ہین۔ کوئی صورت باقی نہین رہی۔ منشی سلامت علی خود موجود ہین
دنیا مین پاکبازی کی قدر نہین۔ اگر مین نے لُچپنا کیا ہوتا تو منشی جی کو معلوم ہوتا
مگر مین اپنے خدا سے سچا رہا۔ پھر خدا نے میری مدد کیون نہ کی۔ ارحم الراحمین
کو بھی مجھپر رحم نہ آیا۔ وہ تو پاک ہی اور پاکبازون سے محبت کرتا ہی۔ کچھ نہین
میری قسمت ہی مین حرمان نصیب رہنا تھا۔ قسمت کا لکھا مٹ نہین سکتا
قسمت کو لکھے عرصہ ہو گیا آج تھوڑی ہی لکھی گئی مجھے ناکام و نامراد ہی رہنا
ہی۔ پھر زندگی سے کیا حاصل؟ زندگی بلا پیاری کے بسر نہین ہو سکتی ۵

نفس نفس اگر از باد نشنوم بویت
زمان زمان کنم از غم چو گل گریبان چاک

مین بغیر اُنکے دیکھے زندہ نہین رہ سکتا۔ کسی طرح نہین رہ سکتا۔ موت
بہت اچھی چیز ہی۔ تمام تفکرات سے چھٹکارا دیدیتی ہی۔ یہ سانس ہی وبال
جسم ہی۔ اسکی آمد و رفت رُکی اور آدمی بیفکری کی نیند سونے لگا۔ روز کی
تکلیفون خرخشون سے نجات ملگئی ——— اب مین بھی جان کو خیرباد
کہدونگا۔ بیکار زندگی سے موت اچھی۔ میرا وقت اب برابر آگیا۔ مین نے
کس کس طرح کی کوششین کین۔ مگر سب بیکار گئین۔ جنات بنا۔ جان پر
کھیل کر جایا کیا۔ مگر اب کچھ نہین۔ یہ بھی نہین ممکن۔ وہ محض عارضی تھا۔
میان ریاض نے بھی کیا صاف جواب دیدیا کہ مین ان جھگڑون مین نہین پڑتا۔ پھر بھی مین
اُنکا ممنون ہون ع قسمت کی کم نصیبی کو صیاد کیا کرے + اُنھین کی حکمت سے ابتک جایا کیا
اب وہ نہین چل سکتی تھی۔ اُنھون نے بھی کنارہ کر لیا۔ بُرے وقت کا
ساتھی کوئی نہین۔ مرادن اب معلوم نہین کہان ہی۔ شاید وہ پھر کچھ مدد
دے سکتی۔ اُونہہ۔ اُسنے بہت کچھ مدد کی تو اُس سے کیا ہوا۔ جواب
کچھ ہوگا۔ اب کچھ ہونا نہین۔ اسکا خیال ہی بیکار ہی۔ جب خدا ہی کو نہین
منظور تو پھر کسطرح ممکن ہی۔ یہ بھی میرا بوداپن ہے جو اب بھی امید
باندھتا ہون اور بہانہ ڈھونڈھتا ہون۔ کچھ نہین۔ اب مجھے جان دینے
کی تیاری کرنا چاہیے۔ زندگی عبث ہی۔ اب اپنے منصف خدا ہی سے

اپنے پاک عشق کی داد لونگا۔ دنیا کچھ نہین۔ تکلیف اور فکرون کا گھر ہی۔ فانی چیز کا اعتبار ہی کیا۔ یہان جو چیز ہی فانی ہی۔ کوئی شی ایک حال مین نہین رہ سکتی۔ ایک دن سب مٹجاوینگے۔ زندگی حباب ہی۔ رباعی مشیر۔

فانی ہے جسم جسمان فانی — پیری کی راہ ہے جو اسنے
زندہ رہے گر ہزار ہا سال — پھر ہے وہی مرگ ناگہانی

دنیا مین ہی کیا اب کچھ نہین۔ اطمینان محال ہی۔ سچی کامیابی ممکن نہین۔ مجھے اب اسکو بندگی کرنا چاہیے۔ زندگی مین بڑے جھنجھٹ ہین اور پھر ایسی زندگی۔ رسوائی کی کوئی انتہا نہین۔ تکالیف بیشمار۔ اپنی پیاری کا دیدار تک میسر نہین۔ تف ہی ایسی زندگی پر۔ مین تو سیر ہو گیا۔ کیا کرون کہین سے ایک رسی لاکر یہین پھانسی لگا لون ——— (اتفاق وقت کہ ایک ڈوری بھی تھوڑی ہی دور جانے سے ملگئی۔ اور اُسے اُٹھا کر جمیل پھر واپس آیا۔ اُسکی مضبوطی کا امتحان لے کر ایک سرا اُسکا درخت کی ایک شاخ مین باندھا۔ دوسرے مین پھندا بنانے لگا)۔ اس سے فورًا کام تمام ہو جائیگا۔ ایک آن کی آن مین ان تمام بکھیڑون سے نجات مل جاوے گی سنا تھا۔ ع۔ ہر کس کہ جان نداد بہ جانان نمی رسد۔ مین تو اب جان بھی دیے دیتا ہون "وہ پیاری" تیری جان سے دور تیری ہی لیے مگر تیری اسمین کچھ بھی خطا نہین۔ (پھندا گلے مین ڈال کر) جاتے ہین نامراد دنیا سے۔ آخری دیدار۔ وہ بھی نہین نصیب۔ ایک مرتبہ تو "وہ پیاری" کو اور دیکھ لیتا۔ یہ آخری تمنا تھی۔ مجھکو بھی شربت ——— تو پھر چلون؟ سپاہی کیا کریگا۔ مار یگا اور کیا۔ مین تو جان پر کھیلتا ہی ہون۔ وہ مارے نہین مار ڈالے۔ یہان مرنے سے دریار پر مرنا اچھا۔ منشی سلامت علی کیا کرینگے؟ نکال دینگے۔ پٹوا ڈالینگے اور کیا۔ اونہہ۔ بلا سے۔ آخری دیدار تو نصیب ہو جائیگا۔ بس چلکر "پیاری" کو ایک نظر دیکھون اور وہین کنوین مین اپنے کو ڈبو دون۔ ہان بس۔

ع یا تن رسد بہ جانان یا جان ز تن بر آید۔ یا جان ز تن بر آید۔

یا جان زتن برآید ۔
اس جسم کو جان سے اسقدر موانست ہی کہ موت سے چھٹکارے
کے بہانے خود طبیعت ڈھونڈھا کرتی ہی ۔ موت کا ایک وقت مقرر ہی نہین
ہر بات کا ایک وقت مقرر ہی ۔ جو ٹھیک اپنے وقت ہی پر ہو گی اِدھر اُدھر
نہین ہو سکتی ۔ اسی سے ایک کارکن و کارساز کا پتہ چلتا ہی ۔ جمیل
زندگی سے عاجز تھا ۔ اگر اسوقت اُسکی موت ہوتی تو طبیعت ہرگز وہ
خیالات اُسکے دل مین نہ ڈال سکتی جنسے اُسکا ارادہ اسوقت ملتوی ہو گیا
اُسکو یہ خیال آیا ہی تھا کہ وہین چلکر جان دون اور اُسنے ایک ہاتھ سے فوراً پھندا نکالڈالا
دوسرا ہاتھ شاخ سے الگ کر لیا ۔ اور بیتابانہ "یا جان زتن برآید" کہتا چلا ۔ طبیعت نے موت
کو اتنی دیر اور ٹالا ۔ مگر جمیل کو وہی جوش تھا ۔ جان دینے پر وہی آمادگی
اُسکے جسم مین ایک ہیجان پیدا ہو گیا ۔ زیادہ دن کی یکجائی سے جسم کو
جان سے ایک خاص تعلق ہو جاتا ہی ۔ اُسکے بچھڑنے کا جب موقع یا وقت
آتا ہی تو اُسے بھی ایک کرب ہوتا ہی ۔ اور سخت بچین ہوتی ہی ۔ جمیل جوش
سے بھر گیا ۔ تہیہ ہمت بڑھا دیتے مین اور دل قوی ہو جاتا ہی ۔ جمیل ایک
ایسا مشکل کام کرنے کے ارادہ سے جاتا تھا ۔ جان سی عزیز اور شیرین
چیز کو وہ خیرباد کہدینے کا تہیہ رکھتا تھا ۔ پھر بھی اُسکے قدم کو ذرا لغزش
نہ تھی ۔ بلکہ جسطرح مرغ نیم بسمل پھڑکنے لگتا ہی ۔ اُسی طرح اب اُسکے
جان دینے کے ارادہ نے اُسے بیتاب کر دیا تھا ۔ وہ حسینہ تک سے
جدائی گوارا کر لینے کے قصد سے چلا تھا ۔ مگر پھر بھی تیزی کے ساتھ اُسکے
قدم اُٹھتے تھے ۔ مانا کہ تماشاگاہ عالم مین اب کوئی دلفریبی اُسکے لیے باقی
نہ رہی تھی ۔ مگر اُسکی نظر فریب حسینہ تو سلامت تھی ۔ اُس سے بھی اُسنے
قطع نظر کیا ۔ ناکامیابی نے اُسکے بیمار دل کو توڑ دیا تھا ۔ اب اُسنے
جان دینے کا پختہ تہیہ کر لیا تھا ۔ وہ اُسی تیزی سے برابر چلا گیا ۔ جب
دروازے کے سامنے پہونچا تو برابر "اللہ اللہ" کہنا شروع کیا اور دوڑتا
دروازے مین گھسا ۔ حیرت یا اثر جوش سے مبہوت یا مرعوب ہو کر سپاہی

سنے ذرا بھی تعرض نہ کیا - یا اُسے باز پرس کا موقع ہی نہ ملا۔ اور جمیل سر
جھکائے - بال پریشان ڈرتا ڈرتا اندر چلا آیا - حسینہ بغلی دالان مین ایک
پلنگ پر خاموش - مغموم - صورت بیمار پڑی ہوئی تھی جمیل کو دیکھکر ایک
فوری مسرت کے ساتھ بشاش بشاش اُٹھکر پائینتی بیٹھ کر جمیل کو تکنے لگی
جمیل بھی اُسی کی طرف بڑھا اور بے اختیاری سے اُسی کے پاس
گر پڑا -

حسینہ کی والدہ پر باوجود منشی سلامت علی کے سمجھانے کے جنات
کا دھڑکا کچھ کچھ باقی تھا مگر جمیل کو دیکھتے ہی وہ اُبل پڑی - برا بھلا کہنا
شروع کیا - بلکہ ماماؤن کو پکار کر باہر سے اپنے خاوند کو بلا لانیکی جلدی
سے ہدایت کی اور متعینہ سپاہی کو ہزارہا صلواتین سنا ڈالین - گھر مین
ایک شور مچا دیا -

اس خفگی - انتظام - گالیون کا جواب جمیل کے پاس کیا تھا ؟
وہ اُٹھا اور حسینہ کو آغوش مین بے اختیاری سے دبا کر "پیاری خدا حافظ"
کہا اور حسینہ کی والدہ کی طرف بڑھا تھوڑی دور بڑھکر کہنے لگا - مین اسوقت
صرف یہ کہنے آیا ہون کہ جب مین مر جاؤن تو "پیاری" کا ایک دوپٹہ میرے
کفن کو دیدیجیے گا - اور مجھے یہین دفن کرا دیجیے گا - یہ سُنکر حسینہ کی والدہ کی
زبان سے پھر یہ جملہ نکلا "خدا تجھکو غارت کرے" ——— جمیل نہ کسی
اجازت کو چاہتا تھا اور نہ کسی جواب کا منتظر تھا - وہ دوڑا اور "میری پیاری
پیاری" کہکر صحن کے کنوین مین کود پڑا - نہ کچھ سوچا نہ سمجھا -

حسینہ بہت اضطراب سے اُسکی حرکتین دیکھ رہی تھی اور کنوین
مین گرتے دیکھکر وہ بھی بے تحاشہ چیخکر روتی کنوین کی طرف دوڑی - وہ
عورت تھی - مگر ضبط اُسکے اختیار مین نہ تھا - وہ حیادار تھی - مگر اب
حیا کا تصرف باقی نہ رہا تھا - اُسنے ابتک اپنی محبت کو رسم و رواج ملک
کی قید مین جسطرح بنا سنوار رکھا تھا - مگر اب وہ اپنے عاشق کے ساتھ خود
بھی مرنا چاہتی تھی - وہ بالکل بیتاب ہو کر دوڑی اور قریب ہی تھا کہ کنوین

کے پاس پہونچے کہ حسینہ کی مان - ماماٸین اور منشی سلامت علی نے (جو باہر سے آرہے تھے) سب نے اُسکو روک لیا - وہ مچلی - اُسنے ہاتھ پیر بھی جھٹکا - روتی تو تھی ہی مہمل الفاظ مین چلائی بھی - سب کچھ کیا جو عالم بے اختیاری مین وہ کر سکتی تھی مگر ایک بھی نہ چلی - منشی سلامت علی اور کچھ ماماؤن نے اُسسے زبردستی اُٹھا لیجا کر چلانے اور چیخنے - ہاے اور واے کرنیکے لیے ایک کوٹھری مین بند کر دیا - باہر سے کنڈی دے لی حسینہ کی والدہ ساتھ ساتھ گٸی تھی - جاکر دالان مین سر پکڑ کر بیٹھ گٸی - منشی سلامت علی اور ماماٸین کنوین کے پاس آٸے - اب محلے کے قریب گھرون مین جمیل کے گرنے کی خبر ہو گٸی -

جمیل کنوین مین ہی - پردہ دار عورتین ہٹا دی گٸی ہین - کنوین کے پاس - محبوب - صادق - صادق کا باپ بھی ہین - صادق زور دے دے کر کہہ رہا ہی کہ اوپر سے مٹی ڈالدی جاے - تکدر خاطر کی وجہ سے سلامت علی بھی بہکا جاتا تھا اور صادق نے بھرڑوالانے کا حکم بھی دیدیا جسکو جمیل نے بھی سنا - وہ بھی حواسون مین تھا اُسنے پکار کر کہا ہان ہان مجھے توپ دو - توپ دو - پانی بھرا ہی - مین چاہتا ہون کہ ڈوبون مگر نہین ڈوبتا - اوپر خود بخود اُٹھا آتا ہون - صادق نے یہ سنتے ہی کہا "اچھا اچھا - ابھی - ابھی - گھبراؤ نہین" اور باہر دوڑ گیا - شاید خود بھرڑوا لانے کے لیے -

بزرگی بہ عقل ست نہ بہ سال - وعقل پابند سال نیست - محبوب گو سلامت علی اور صادق کے والد سے بہت کم سن ہی - مگر ہو دور اندیش اُسکی عقل بجا تھی - سلامت علی کی طرح اُسکا دماغ گھبرا نہین گیا تھا - اُسنے فوراً موجودہ آدمیون مین سے ایک کو حکم دیا کہ جلد اُترے اور جمیل کو نکالے - سلامت علی کو سمجھایا - انگریزی زمانہ کی یاد دلاٸی - اور کسیقدر درشت بھی ہوا - آخر ایک شخص اُترنے کے لیے تیار ہوا - مگر جمیل کے معلوم نہین کسطرح اب تک ہوش بجا تھے کہ اُسنے بھی یہ سب سن لیا اُسکا

پکار کر کہا "خبردار جو اُتریگا اُسے بھی مین ڈبو دونگا۔ مجھے مرنے دو"
وہ آدمی جو اُترنے کو تیار ہوا تھا ہچکچانے لگا۔ سلامت علی اور صادق
کے والد کو اس جملہ سے اور غصہ معلوم ہوا اور وہ دونون اُس جگہ سے ہٹ گئے
صادق پھڑواکے گرکنوین کے پاس آپہونچا۔ مگر محبوب علی کی اخلاقی جرأت
نصیحت دلانے سے وہ مٹی گرانے سے باز رکھا گیا۔ کنوین کے اندر
کچھ بڑبڑاہٹ معلوم ہوئی اور محبوب نے جلدی سے دو آدمیون کو اُنکی
کمر مین بخیال حفاظت رسی بند ھواکر اُتروایا۔ جمیل اب تھک گیا تھا اور
پانی بھی پی گیا تھا۔ ابتک خود بخود اُسکے ہاتھہ پیر چلاکیے اور دیوار کے
سہارے کی وجہ سے وہ ڈوبنے سے بچا رہا۔ مگر اب وہ بیقابو تھا اون
دونون شخصون کی یکجائی قوت سے وہ ٹوکرے مین رکھا گیا اور اوپر لایا
گیا۔ صادق "نکالو مین سمجھہ لونگا" کہکر جا چکا تھا۔ منشی سلامت علی اور
صادق کے والد دونون لاپرواہو گئے تھے۔ انگریزی معدلت۔ پولیس
کی جبر و تعدی کے خیال نے اُن پر خوف غالب کردیا تھا۔ اور اُنھون
نے جمیل کے ہوش مین لانے اور پانی نکالنے کی حکمتونکی اگر معاونت نہین
کی تو کچھہ ممانعت بھی نہین کی۔ اور محبوب اپنی کوششون مین کامیاب ہوا
جمیل وہوش آیا۔ لب جنبش کرتے معلوم ہوے۔ محبوب نے جھک کر
وہ "ہاے پیاری۔ ہاے پیاری" کی صدا سنی۔ فوراً کہار بلوائے
پالکی منگوائی اور ایک اپنا خدمتگار ساتھہ کرکے جمیل کو اُسکے گھر پہونچوا دیا
اور اس واقعہ کے اخفا کرنے کی جسقدر کوشش ہوسکتی تھی کی منشی سلامت علی
نے بھی اسمین اُسکو مدد دی۔ بلکہ اُسکے احسانمند ہوے۔

بارھوان منظر

"مزا ہے پیاری کا"

قصبہ ے مین ایک پختہ مکان ہی جسکی بغل مین دو منزلہ برآمدہ
سا ہی جہان اسوقت نیچے اوپر لوگ بھرے ہوے ہین۔ مکان قدیم و

وضع کا ہی۔ تین دروازون سے گذرنے کے بعد اندر مکان کے داخلہ ہوسکتا ہی۔ یہ کل ڈیوڑھی بھی آدمیون سے بھری ہوئی ہی۔ اندر کا مکان اندر ہی سے بند ہی۔

آخر یہ ہی کیا؟ ۔ یہ ازدحام کیسا؟ ۔ یہ مکان کسکا ہی؟ ۔ کسی بادشاہ کا؟ ۔ کہ اُسکے بارگاہ مین یہ ہر پایے اور منصب کے ہر قوم اور ملت کے لوگ باریاب ہونا چاہتے ہین۔ کہان؟ مکان کے اندر تو نہ کوئی تزک ہی نہ احتشام ۔ نہ کوئی تخت ہی۔ نہ کہین تاج۔ ایک جازم بچھی ہوئی ہی جسپر ایک کسیقدر گداز سوزنی پڑی ہی۔ اور اُسپر ایک بزرگ تہبند باندھے۔ چادر سر سے اوڑھے لیٹے ہوے ہین۔ تکیہ تک سرہانے نہین ہان پانچ چھ آدمی ہاتھ پیر داب رہے ہین ۔ اور یہ اُنسے ایک آدہ بات بھی کبھی کردیتے ہین۔ دروازے سے دس پانچ آدمی نکال لیے جاتے ہین جو آکر نہایت خضوع وخشوع سے دست بوس اور ہیبت سے زمین بوس ہوتے ہین اور دوسرے دروازے سے روانہ کیے جاتے ہین۔ کسی کو بیٹھنے اور بات کرنے کا بھی زیادہ موقع نہین ملتا ۔ وہ بزرگ ،، پھر ملاقات ہوگی ،، کہکر رخصت فرمادیتے ہین۔ یہی سلسلہ آمد وشد جاری تھا کہ ایک شخص نے دوسرے دروازے سے ۔ جسطرف سے لوگ باہر جاتے تھے پکار کر کہا ،، فیضو شاہ اب دروازہ نہ کھولنا ،، جو آدمی سلام کے لیے اندر آگئے تھے وہ جب جا لیے تو محبوب اور کچھ لوگ اور اُسی باہر جانے والے دروازے سے ایک شخص کو اُٹھائے ہوے آئے اور اُس شخص کو اُن بزرگ کے سامنے لٹا دیا۔ مردہ تو نہ تھا مگر ہوش وحواس نہین ملتے تھے وہ بزرگ اس مجمع کو دیکھکر اُٹھ بیٹھے ۔ چہرے سے چادر ہٹی جس سے مولانا روم کے اس مصرع کی تصدیق ہوگئی ؎ خلق ما بر صورت خود کرد حق + جسم خاکی نورانی روح کی آب وتاب چھپا نہ سکا تھا۔ چہرے سے ایک چمک سی اُٹھتی تھی جو ہر دل کو یقین دلادیتی تھی کہ یہ انسان اپنے اصل سے جدا نہین ۔ معنوی وصال حاصل ہی اور روح اسقدر بے لوث ہی

کہ جسم کے اندر سے اُسکی چمک پھوٹ نکلتی ہی۔
اور صاف مولانا روم رح کے اُس شعر کے دوسرے مصرع پر صاد بناتے
ہین ؎ وصف ما از وصف او گیرد سبق +

دنیا اور اہل دنیا سے بیزار۔ نہ گنڈہ لکھنے سے مطلب نہ تعویذ
سے۔ نہ دعا دینے سے واسطہ نہ عمل پڑھنے سے۔ نہ ظاہری تقوی۔ نہ
روش مولویانہ ۔۔ پھر وہ کونسی بات ہی۔ اگر باطنی وصف نہین۔ جو ایک
عالم کو اُمڈائے لاتی ہی۔ غریب۔ امیر۔ کافر۔ مسلمان۔ سب کا یک
ہی خلوص سے رجحان ہی۔ لاکھون آدمی بیعت رکھتے ہین اور صرف ہندوستان
کے نہین نہ صرف ایشیا ہی کے ۔۔ نہ روپیہ کی طمع۔ نہ کپڑے کی فکر۔ طرز عمل
اس کلیہ پر وہ خدا کے سامنے بھی ہاتھ نہ پھیلائے ؎ نہ کھانے کا خیال
نہ رہنے مین تکلیف۔ نہ بی بی۔ نہ بچے وہ خدا سے بھی محبت کرو تو بلا مطلب
کی ہدایت۔ مان باپ کی لاکھون روپیہ کی جائداد پر لات ماردی۔ اپنا
موروثی مکان تک کھدوا ڈالا۔ ایک جگہ جم کر رہنا چھوڑدیا۔ آج یہان تو
کل وہان۔ ریاضت مین کھانا اور نیند حرام کردی۔ نفس سرکش کا گلا
گھونٹ دیا۔ خانہ کعبہ مدینہ طیبہ اور تمام مقدس مقامات کی زیارت دس
پندرہ بار کی جس مین کئی بار پاپیادہ۔ سات برس کے سن مین قرآن
پاک کو حفظ کیا اور کل ممکن قرأتون سے۔ یہ سب باتین لڑکپن مین۔
کھیل کے ساتھ ہوگئین۔ اب کچھ رنگ ہی اور ہی۔ جذب ہی اور جب سے
یہ بات صاف روشن ہوجاتی ہی کہ بلا شبہ ایسے ہی لوگ مظہر قدرت الٰہی
ہین۔ ہی ہمارا ہی سا جسم۔ ہمارے ہی سے ہاتھ پیر۔ مگر باطنی قوت اور
روحانی قدرت اسقدر بڑھی ہوئی ہی کہ اُنکے اختیار سے کچھ باہر نہین
بلا ارادت۔ نادانستگی مین بھی۔ اگر کوئی بات زبان سے نکل جاتی ہی
تو عقلی دقتین بھی کوئی اُسے روک ٹوک نہین سکتین۔ وہ بات پوری ہوے
رہتی ہی نہین۔ سچ ہی کہ ایسے ہی لوگون کو دیکھکر خدا یاد آتا اور اُسکی
قدرت کا اندازہ ہوتا ہی۔ جب یہ لوگ کل چیزون پر حاوی ہین۔

بترجستہ بازمی آرند زراہ

توانکو یہ قدرت دینے والا - قادر حقیقی - کیا کچہ قدرت نہ رکھتا ہوگا - جل شانہ - ایسے ہی لوگ ترقی انسان کی بہترین نظیر ہین - اور یہ اسی لیے خلق کیے گئے ہین کہ لوگون کے لیے مثال بنین - اور تم انھین رموز لم یزلی کے نکات سمجہا دین - نہین - راہ معرفت کے چلنے والے خود ہی انکا دامن پکڑین - انھین اپنا رہبر سمجھین اور اُن ژولیدہ - پیچیدار - مخدوش راہون سے آن کی آن مین گذر کر اُس منزل مقصود پر پہونچ جاوین جہان انسانی عقل بھی ٹھوکرین کھا کھا کر پہونچتی ہی - انکا فرض ہدایت خلق نہین - انھین اسکی فرصت کہان - جسکے دل مین ہوس ہو وہ خود ہی دامن پھیلائے - زکوۃ مل جاویگی - مگر وہ یوگولر کا پھول ہوگی - یہ اپنے ہی سے بیخبر ہوتے ہین - محبت مین مدہوش - شراب وحدت مین مست - اگر دل کا حال زبان پر لادین تو کافر سمجھے جاوین پھر کھل کر ہدایت ظاہری کسطرح کر سکتے ہین - اشارۃً کنایۃً کچہ کہدیتے ہین - نہین جام ہاتہہ مین سمجھو - لو - حضوری مین حاضر ہو - شاید ایک قطرۂ شراب مل جاوے جس سے ہفت افلاک کا سمان اُسی کاسۂ گدائی مین نظر آجاوے -

ایک عقیدت کیش آیا - قدمبوس ہوا - ساکت صامت بیٹھ گیا - ایک ساعت بعد اُٹھا - چلا گیا - مگر معلوم نہین کیا ساتھہ لے گیا کہ اب اُسکی کیفیت ہی اور ہوگئی - وہ دل ہی نہ رہا جسے لیکر آیا تھا - وہ آنکھ ہی نہ رہی جو کور سے بدتر تھی -

یہان دل ہی مین تو باتین ہوتی ہین - زبان کی حرکت کی ضرورت بھی نہین ہوتی - شوق چاہیے اور دل - گھر بیٹھے خضر موجود -

اُن بزرگ کے آئینۂ دل کی بھی صفائی اس حد تک ہی کہ دوسرے شخص کے دلی خیالات کا عکس فوراً ہی جا پڑتا ہی - ہم دل مین سوچ ہی رہے ہین - یا سوچ کر آسے ہین - کہ یہ کہین وہ کہین - وہان زبان پر ہمارے

اُسی خیال سے متعلق گفتگو۔

اخلاق اسقدر عام اور عمیم ہی کہ ہر شخص بطور خود یہ سمجھنے لگتا ہی کہ مجھسے زیادہ کسی دوسرے کی طرف نگاہ کرم نہین۔

خاموشی پسند پسند۔ مگر وہی ع خموشی معینی دارد کہ در گفتن نمے آید۔ اشارے اشارے مین نکتہ۔ بات بات مین رموز۔ ایک صاحبدل ایک ملاقات مین جو چند جلوون مین فیض حاصل کر سکتا ہی وہ کسی زندہ دل عالم متبحر کے سیکڑون برس کے وعظ سُننے سے بھی مشکل سے ممکن ہی۔ یہان دل سے بات کہی جاتی ہی۔ دل کی بات کہی جاتی ہی۔ بس دل کو لگتی بھی ہی۔ ذرا ذرا سے چٹکلون مین۔ جو بلا خیال کسی اظہار کے۔ بیخبری و معصومیت محض سے نکل جاتے ہین اُسمین بھی جنیدؒ اور شبلیؒ کے کلمات و اقوال سے زیادہ مزہ آتا ہی جنکو عوام کا دماغ کچھ نہین سمجھتا۔ مگر روح کی کشش کو کیا کرین۔ دل بیچین ہو جاتا ہی۔ آپ سے آپ فدا ہونے لگتے ہین۔ اور اگر اور کچھ نہین تو اتنا فائدہ تو ضرور اُٹھاتے ہین کہ وقت نزع ایک قوی سہارا نظر آتا ہی۔

اپنی روحانی قوت کی پردہ داری اسطرح جیسے کوئی اپنا عیب چھپاتا ہو۔ دیکھنے والے دیکھتے ہین کہ ایک فقیر۔ تہبند باندھے۔ کبھی قصہ سُن رہا ہی۔ کبھی بھولی بھولی باتین کر رہا ہی۔ نہ نماز کی فکر نہ روزہ سے مطلب نہ کسی مسئلہ پر بحث۔ ہر وقت ایک اضطراری کیفیت مین۔ اگر کسی نے گانا کو کہا اُسنے بھی ایک ذرا سُن لیا۔ تماشہ دیکھنے کو کہا اُسے بھی ایک گھڑی دیکھ لیا۔

مگر سمجھنے والے سمجھتے ہین کہ یہ کسی رمز کی پردہ داری ہی۔ کبھی کبھی یہ بھی ہوتا ہی کہ کسی سے ایسی باتین کر دی جاتی ہین جو اُسکی سمجھ مین مشکل سے آتے ہین۔ یا سمجھ مین آ بھی جاوین تو اُنپر عمل کرنا محال معلوم ہوتا ہی۔

وہ عشق مین ترک ہی، ترک ہین۔ ترک دنیا۔ ترک عقبیٰ۔ ترک مولیٰ۔ ترک ترک ۔۔۔۔۔ کون سمجھ مین آنے والی بات ہی۔

وہ مرد اپنی بیوی کے پاس رہتا ہی تو اُسکی بیوی کو ہر طرح اُسپر بھروسہ

رہتا ہی۔ اپنے کھانے کپڑے کی اُسکو ذمہ دار سمجھتی ہے۔ خدا۔ نحن اقرب کے قریب ہی اور بچہ ہکو اُسکے اوپر بھروسہ ہنو اور اپنے کھانے پینے کی خود فکر کرین۔ اس ہدایت پر کون عمل کر سکتا ہی۔

کبھی کوئی عالم بے عمل بلکہ عالم نادان مولوی صاحب آگئے تو اُنسے اُنکے سمجھانے یا اُنکے گھبرانے کی باتین وہ جو دیکھکر سجدہ کرے اُسسے رند خراباتی اور جو بے دیکھے سجدہ کرے اُسسے مومن کہنا اندھیر نہین تو کیا ہی۔

یہ سب پردے کی باتین ہین اور فرصت کا مذاق ع۔ فاش اگر گویم جہان برہم زنم۔ زبان حال پر۔ کوئی دل رکھتا ہو تو ایسون ہی سے معرفت بھی حاصل کر سکتا ہی۔

۔ عاشقان حق کی بیخبری اور انکی ہوشیاری سے اچھی۔ یہ جانتے ضرور ہین چاہے کہ نہ سکین۔ وہ کہدین مگر جانتے نہین۔ خیر۔

یہ بزرگ اُن لوگون کو دیکھکر اُٹھ بیٹھے۔ اُسمین سے ایک شخص نے بڑھکر کہا وہ حضور وہی جمیل ہی۔ صادق کچھ بدمعاشون۔ لنگارون کو لیے اُسے مار رہا تھا مین بہت دقت سے چھڑا لایا۔

بزرگ۔ ہان۔ ہان۔ خدا کی مصلحت۔ خدا کی مصلحت۔

خدام مین کا ایک۔ محبوب یہ کہان تھا کہان۔

محبوب۔ منشی سلامت علی کے مکان کے پچھواڑے۔ اور کہان ہوتا اسکو تو خبط ہو گیا ہی۔ ایک مرتبہ کنوین مین کود پڑا۔ جان بچگئی مگر ایک ہاتھ ٹوٹ گیا تھا جب وہ ذرا درست ہوا تو پھر روز مکان کا طواف ہونے لگا۔ ایکدن منشی سلامت علی نے پکڑوا کر۔ رسیون مین بندھوا کر خوب پٹوایا مگر اسکی زبان پر بس یہی تھا وہ ایک نظر پیاری کو دکھا دیجیے۔ اس جملے سے وہ برافروختہ ہوتے تھے اور دست پناہ سرخ کرا کے تمام بدن داغ دیا مگر اسکی زبان پر وہی صدا رہی۔ منشی سلامت علی کو مین نے لاکھ لاکھ سمجھایا کہ اُسکے ساتھ وہ اپنی لڑکی کی شادی کر دین۔ مفت مین اپنی تفضیح

کراتے ہین - اور اسکا خون کرتے ہین مگر اُنکو اسقدر ضد ہوگئی ہی - اور اسکی بیتابانہ حرکتون نے اُنھین اسقدر برافروختہ کردیا ہی کہ ذلتین اور اہانتین گوارا کرتے ہین مگر نکاح نہین کرتے - محبت اور ضد کی لڑائی ہی دیکھیے کیا نتیجہ ہوتا ہی -

خدام مین کا دوسرا - اور یہ صادق کیون اسکو مارتا تھا - اُس سے کیا مطلب -

محبوب - وہ بچا لُچا ہی - اُسکو کیا -

ایک اور شخص - مگر صادق کے ساتھ شاید اُس لڑکی کی منگنی ہوئی ہی -

محبوب - ہان تھی مگر اب منشی سلامت علی اُسکے چال چلن سے آگاہ ہوگئے ہین - اب اُسکے ساتھ بھی نکاح نہ ہوگا -

وہی شخص - تو اب یونہین لڑکی کو بٹھا رکھینگے - اب تو کوئی اور مشکل سے نکاح منظور کریگا -

بزرگ - محبوب - عاشق کا دین دنیا دونون خراب - مگر محبت ہی بہت اچھی چیز - نقد کائنات ہی - دنیا اسی سے قائم ہی - محبت مین کسب نہین - جسقدر کسب ہوگا وہی تصنع ہی - محبت بلا مطلب کی ہونا چاہیے خواہ کسی سے کیون نہو - اور سچی ہونا چاہیے کہ چاہے جسقدر تکلیف پہونچے - جو ہو - مگر اُس سے پھرے نہین - وفا لازمی ہی - خدا محبت ہی سے ملتا ہی - خدا نے محبت انسان کے لیے بنائی ہی - فرشتونکا فخر ہوا اطاعت انسان کا محبت -

محبوب - (ایک جوش کے ساتھ قدمونپر گر کر) پیر و مرشد -

بزرگ - جمیل کو پاک محبت تھی اور سچی - اسنے بہت مشکل کام کیا اور بہت اچھا نباہ - اسکا دل سفت دُکھایا گیا -

محبوب - حضور مین نے بہت سمجھایا - مگر اُنھون نے ایک نہ مانا حضور ضد عقل خبط کردیتی ہی - نیک و بد بھی نہین سوجھتا - رحم و مروت بھی اُڑجاتی ہی - معلوم ہوا کہ اُس لڑکی کو بھی جمیل سے محبت ہی -

– محبت سے دو دل اُسیطرح مل جاتے ہین جسطرح کسی زنجیر
مین کہا جا سکتا کہ کون کسکو کھینچے ہی – اسکا پھندا اُسمین اُسکا اُسمین
دونون مستقل اور مضبوط ہین تو نباہ ضروری ہی – اگر ایک مین بھی کمزوری
ہی تو محبت ہی کے زور مین الگ الگ ہو جاوینگے – محبت کے زور کی
پاسنگ بھی دنیا کی کسی شی مین زور نہین –

ہمراہیون کی کوششونسے جمیل کو ہوش آگیا – وہ اُٹھ بیٹھا – اور
"پیاری – پیاری" کہنے لگا –
بزرگ – بکے ہی تو بکے جا –

معلوم نہین اس جملہ کا کیا اثر تھا اور کس دل سے نکلا تھا کہ جمیل
مین ایک نیا جوش آگیا – وہ اُٹھ کھڑا ہوا "مزا ہی پیاری کا" کا ایک نعرہ
نعرہ مارا اور یہی صدا بار بار دہراتے اُن بزرگ کے گرد پھرا اور پھر کر قدمون
گر پڑا – پھر بیہوش تھا –

بزرگ نے کہا "لیجاؤ – لیجاؤ" اور محبوب اور کچھ لوگ ملکر اُسے
اُٹھا لے گئے –

حشر

عشق مجازی ہی کیون نہو اگر نفس سگارہ کو اُسنے زیر کر لیا ہی تو اُس سے
اچھی چیز کوئی نہین ہی – نفس کشی – فروتنی – درد دل – قیود سے آزادی –
انسانی ہمدردی – رضا – تحمل – قوت برداشت – نباہ وضع – استقلال ارادت
اور بہت سی اور انسانی صفتین اُس سے راہ پاتی ہین اور جب محبت نے
دل مین گھر کر لیا اور اُسکے بانی نے قبضہ پا لیا – تو مجاز کو حقیقت سے مبدل
ہو جاتے کچھ دیر نہین لگتی – مطلوب سے صانع مطلوب کی تلاش ہوتی ہی – اور
تخیل پھیلکر ایک طرف کا ہو جاتا ہی – گلاب کی پنکھڑی دیکھ لی – خدا یاد آگیا –
بالو کا ذرہ دیکھ لیا – خدا یاد آگیا – آگ کے شرارونمین خدا ملا – پہاڑ سے
انی انا – کی صدا سنائی دی ٹھنڈی ہوا کا جھونکا خدا کی یاد دلا گیا – گھٹا اُمڈی
بجلی چمکی – ہر جگہ خدا ہی نظر آیا – اور یہی ہمہ اوست ہی – اس سے اور بڑھے

اپنی ہستی سے آپ فراموش ہو گئے۔ غبار چھٹا۔ خاک دفع ہوئی ا...
جمیل کو بھی یہی کچھ ہوا۔ اُن بزرگ کے پاس سے ہٹکر جب
ہوش آیا بھی تو بیہوشی لیے ہوئے۔ تھا اُسکی زبان پر وہ مزا ہی پیار...
ہی مگر وہ پیاری اب حسینہ نہ تھی۔ وہ بزرگ۔ تھے یا۔ حبل الورید۔۔
پاس رہنے والا خدا۔ پابند وفا ہونے یا اُن بزرگ کے کہنے کی وجہ سے
وہ مزا ہی پیاری کا وہ زبان زد مگر اگر دریافت کرو تو معلوم ہو کہ تذکیر سے
واسطہ نہ تانیث پر نظر ——— ایک دیوان حافظ ہاتھ مین اور اُسکے
مقابل کی غزلین کہنے کی دھن۔ حافظؔ ہی کے رنگ مین ڈوبنے کی ہوس
حافظ ثانی بننے کا خیال۔ کاکلین بڑھی ہوئین۔ تہبند بدن پر۔ نہ اپنون
سے واسطہ۔ نہ غیرونکی فکر۔ مال و زر جسقدر دیا جاوے سب نظرِ
حاجتمندان۔ سرشاری کا عالم۔ دنیا سے لاپروائی۔
اُن بزرگ کی بدولت جمیل کے عشق نے اور ہی مزہ چکھایا۔ وہ
اچھا رہا بلکہ وہ صحیح طور پر مولانا روم کا ہمکلام ہو سکتا ہی اور اپنے عشق
کو دعاے خیر سے یاد کر سکتا ہی۔ ؎

شاد باش ای عشق خوش سودای ما — اے طبیب جملہ علتہاے ما

تمام دنیوی جھنجھٹون سے اُسے سبکدوشی حاصل ہو گئی۔ حسینہ
کی طرف سے مایوس ہو کر وہ ایسے کی طرف جھکا جس سے مایوسی ہو ہی
نہین سکتی۔ وہ اور ہی رنگ مین آگیا۔ حسینہ سے وہ نہین ملا۔ مگر
اُسسے ناکامیابی نہین ہوئی۔ وہ ایسی روش پر آرہا کہ اگر اُسپر ثابت قدمی
استقلال و تحمل کے ساتھ چلا گیا تو ایک دن خدا سے ملکر رہیگا۔
مگر حسینہ کو ناکامی محض ہوئی۔ وہ ضرور قابل افسوس ہی۔ موت
کا ایکدن مقرر ہی۔ شاید اس وجہ سے وہ مر نہ سکی۔ اُسکا بجبر ایک
شخص کے ساتھ عقد کر دیا گیا۔ اُس سے کوئی نکاح کرنے پر راضی ہی
ہوتا تھا۔ اور اس وجہ سے اُسکے والدین کو بہت سی زحمتون کے بعد
ایک ایسے شخص سے اُسکا آنچل باندھ دینا پڑا جو اُسنسے کم ذات تھا۔

جمیل کی مخاطبت کے پھر جانے سے وہ مقناطیسی کشش جو اُسکے دلکو خودبخود کھینچے رکھتی تھی جاتی رہی ۔ اور اب وہ جسطرح بنتا ہی اپنی زندگی بسر کیے جاتی ہی ۔

صادق جمیل کے مارنے کے پاداش مین تو بوجوہ کچھ سزایاب نہین ہوا مگر اُسی کے دو ایک روز بعد اپنی ایک اور ناسزادار حرکت کی بدولت قید فرنگ کی کڑی جھیلنے پر مجبور رہوا ۔

الله ۔ الله ۔ خیر صلاح ۔

آخر مین ہم جمیل کے خیال کے لیے ایک شعر درج کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ وہ اس روش سے بہکنے نہ جائے ۔ جس پر آگیا ہی ۔ اُسکو یہ سمجھنا چاہیے کہ اُسکی یہ آزادی بہت پابندی ہی ۔ ؎

نیست آسان عشق حق با دل آشتن ۔ خون دل خوردن بسے ہم نفس راکشتن بسے

مشیر

قطعۂ تاریخ از نتائج طبع شاعرانہ زکخیال مؤرخ بیمثال جناب مولوی حافظ محمد برکت اللہ صاحب رضا لکھنوی فرنگی محلی

قصۂ صادق و جمیل رقم کرد مشیر	ہست شائستہ کہ از بر بکنند امثالش
غوطہ خوردم چو بدریاے تفکر گفتم	بجہان طبع شدہ جذب دلا کنون سالش

۱۳ھ ۱۷

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
سوانح شیطان	عہ ۸ر	پھولوالوں کی سیر	۲ر	مادھو کنگن	عہ	نورجہان	۴ر
دلگداز سنہ ۱۸۹۹ء کامل	عہ ۴ر	گلاب چنبیلی	۴ر	جنگ ہفت سالہ	عہ	گردش ایام	۵ر
ایضاً سنہ ۱۸۹۰ء	عہ ۴ر	گلاب کور	۴ر	ملکہ زنوبیہ	۲ر	کاوش دل	۸ر
ایضاً سنہ ۱۸۹۳ء	عہ	رشید و زہرا	۴ر	عفت آرا کامل	۱۲ر	**کتب متفرقات**	
انقلاب	عہ	جفای حسن	۴ر	خون آرزو	۴ر	انشای تمیز	۱ر
انزرا	عہ	ہنگامہ عشق	۱۰ر	سعید و زکیہ	۴ر	انشای منیر	۲ر
ٹیپو سلطان ہردو حصہ	۴ر	رہنمی	۱۲ر	عمر و بیجانہ	۴ر	توبۃ النصوح	۴ر
جذبۂ عشق	۸ر	رہبر	۱۲ر	اشک خون بالآخر دلا بیٹھا	۴ر	ترکیب الصلوٰۃ	۱ر
تہذیب فرنگ	۸ر	ناول مسعود	۳ر	نشان جگر	۵ر	خیرۃ الفقہ	[illegible]
ابن الرئیس	۴ر	زبیدہ خاتون	۵ر	مشرق سیری	۲ر	جدیدہ	۸ر
حبیب ولبیب	۶ر	خدائی فوجدار	عہ	افسانہ نادران	عہ ۴ر	زرزادی	[illegible]
دارالسرور	۴ر	حسن بے پردہ	۳ر	گناہ بے لذت	۸ر	مولود عزیز	۴ر
منصور و خورشید جہاں	۱۴ر	فسانہ سوزن عشق	عہ ۴ر	مار آستین	۱۲ر	[illegible]	[illegible]
خواب عبرت	۲ر	الہ دین ولیلے	عہ ۴ر	احمد [illegible]	[illegible]	مائۃ مسائل	۴ر
انگشتری	۳ر	دیگر [illegible]		[illegible] کنڑی	۸ر	گلدستۂ کرامات	۴ر
[illegible]		[illegible] سیدا	۵	فریب حسن	۱ر	قرابادین احسانی	۴ر
شمع حیرت	۴ر	سفرنامہ مولوی شبلی	عہ ۵	اخگر	۴ر	حسن و عشق	[illegible]
بھول بھلیان	۱۲ر	الف لیلے دنیازاد	۵ ۸ر	خورشید بہو	۵ر	نسیم جنت	۲ر
تیر نگاہ	۳ر	الف لیلے شہرزاد	۵ ۸ر	وقائع نادری	۶ر	لیلیٰ مجنون نظامی	۳ر
دل خراش	۶ر	دام محبت	۱۲ر	حرم سرا	ۓ	لیلیٰ مجنون خسرو	۲ر
دلبر	۴ر	قسطنطنیہ	عہ ۸ر	اورنگ زیب	۸ر	شرح سکندرنامہ گلگلو	۱۲ر
ناشاد	۸ر	حامد و بہادر	۶ر	سلیم و مہرالنسا	۴ر	قرابادین ذکائی	۸ر
شیشے کی پری	۲ر	نشیب و فراز	عہ ۸ر	مثنوی سوز و گداز	۶ر	ہنس جواہر باتصویر	۴ر
[illegible]	عہ	افسون	عہ ۸ر	کایا پلٹ	۸ر	قصیدہ بردہ قصیدہ بانت سعاد وغیرہ	۲ر
[illegible]	۴ر	ماہ کامل	عہ ۸ر	تسخیر	۸ر		

[illegible] یوسف مالک مطبع یوسفی فرنگی محل لکھنؤ